ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
بآبیاریِ نخلبندِ چمنِ کائنات چشمۂ فاضات یعنی مصداقِ ہذا عذب فرات
آب حیات
باہتمامِ عاجز محمد عبدالرحمن خان بن محمد روشن خان فاضل اللہ مرقدہ بماءِ الرحمۃ والغفران
در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور ۱۳۰۱ھ مطبوع گردید

فہرست مسائل رسالہ آب حیات

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چاہئے اللہ اور رسول کی ہمکو کافی اور وافی * اور فیض آل اور اصحاب کا واسطے ہمارے
شافی او معافی * امابعد غواصان بحار معقول و منقول اور مغترفان انہار فروع
واصول پر مکنون صدف اختفا نرہے کہ یہ تشنۂ چشمۂ فضل ولیاقت مستسقی آب علم
وفضیلت سراپا قصور ہمہ تن فتور عبد الغفور متوطن قصبہ بلندہ پرگنہ ہسوہ
ضلع فتحپور متصل شہر کانپور ادامہ اللہ بالسرور والحبور ابن مقبول بالاخلاق جناب منشی
وحاجی محمد عبد الرزاق آدامہ اللہ الی بقاء الآفاق مدار المہام عدالۃ عالیہ راج بھرتپور
سنین متعددہ خدمت ہمہ برکت نہر فائق فنون عقلیہ بحر رائق علوم نقلیہ والمفاخر و
المناقب جناب مولانا واستاذنا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب متخلص بوصل
متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنو مدظلہ وعم فیضہ مین بنابر تحصیل جوہر
کمال غواصی کرتا رہا ایزد ذوالجلال نے اپنے افضال سے بحصول گوہر ہا مول
بحار کتب درسیہ عربیہ وفارسیہ سے ساحل فراغ پر پونہچایا و از انجا کہ علم مولانای ممدوح کا

بحار رحمت مُبدءِ فیاض سے ایک بحر متواج ہی جو امواج مطالب علوم معقولہ و منقولہ
کہ اوس دریا ہی زخار سے اس قطرۂ حقیر کے کوزۂ ضمیر مین جوش زن ہو کر آتے تھے
بباعث کم ظرفی کوزۂ مذکور کے زور مار کر نکل جاتے تھے لہذا مناسب جانا کہ اس
سلسلۃ المآء کو زنجیر تحریر مین مسلسل کر کے مثل مقیدان چاہِ بابل کے چاہِ دل مین
بحسب ترتیب مقدمتین مع رعایت شرائط انتاج اوس طریق پر نظر بند کرنا چاہیے
کہ دور و تسلسل سے محفوظ رہکر امواج بدیہیہ اوسکے نتائج نظریہ دُررِ غرر کو ظہور مین لاوین
اور ہر قطرہ اوسکا دُرِ مختار صغار و کبار ہو بنا برین ابتدا سے بالطاف ایزدی کتب صرف
و نحو و منطق و فقہ بلکہ کتب فارسیہ پر بھی حواشی کاشفہ لکھتا چلا آیا ہون اور تصنیف
کتاب انشا کہ مسمی بہ منشور مشہور ہی علاوہ بران منجملہ کتب متبع افرہ کے رسائل ملا طغرا پر
حاشیہ بزبان فارسی شامل اور پر تنقیح نکات و مغلقات فارسی کے قلم عجز رقم سے
تحریر کیا اور منطق مین شرح شمسیہ پر اور فقہ مین شرح وقایہ پر حاشیہ بزبان عربی مشتمل اوپر
تحقیق دقائق صرفی و نحوی و معقولی و منقولی کے مع ایراد جزئیات نافعہ ہنگام تحصیل
علوم و حکم حوالہ قلم کیا تھا اس اثنا مین فرمایش مایۂ آسایش خال اکرم جناب منشی محمد
عبد الرحمن عالی ہمت فیاض زمان تعلقہ دار این اطراف جامع خجستہ اوصاف
کشان کشان اس وادی مین لائی اور ارشاد فیض بنیاد حضرت عم اعظم و افخم جناب
منشی محمد بدر الدین احمد ادامہ اللہ الصمد نے بھی بانگشت اشارت شمع ہدایت
اس راہ مین دکھلائی کہ بحر عرب مذکور یعنی حاشیۂ عربیہ شرح وقایہ سے فصول متعدد

چاہ اور طلاق اور حظر اور اباحت وغیرہ کو جن سے اکثر کام پڑتا ہی اور اکثر اشخاص
خصوصًا اہل دیہات کو بوجہ نہونے کسی فاضل اور لاعلمی سائل کے ان مسائل
کے مکشوف ہو جانے کی زیادہ خواہش ہی زبان اُردو مین صاف صاف بغیر ایراد
مباحث علمی کے عام فہم کر دے اور اوس بحر کثیر الامواج سے جسکی شناوری مین افہام
عوام قاصر ہین چشمہای خوشگوار جاری کر کے جام خاص اور عام کا بھر دے چنانچہ
ایسا ہی کیا کہ بعون اللہ سبحانہ زمانۂ قلیل مین امر آمرین موصوفین کا بسر و چشم
بجا لا کر منجملۂ رسائل مامور لکہا کے یہ رسالہ بہ بیان متوسط شامل اوپر مسائل کثیر الوقوع
اور ترک نادر الوقوع کے بلا طول مُمل اور اختصار مُخل بمصداق خَیرُ الاُمُورِ
اَوسَطُهَا کے بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب ۱۲۹۶ھ ایکہزار و دو صد و نود و شش ہجری
ایک جلسۂ خفیفہ مین تالیف کیا اور نام اسکا آب حیات رکھا اور از انجا کہ مسائل
حوض و تالاب وغیرہ کے حاشیۂ عربیہ مین بہ تفصیل تمام لکھ چکا تھا اور نیز چندان ضرورت
دیہات مین اونکے ساتھ متعلق نتھا لہٰذا اس مقام پر تمام کا اعادہ نکیا اِلّا ماشاء اللہ اور
اس رسالے مین ہم نے اس بات کا اہتمام کیا ہی کہ جہانتک ممکن ہو وہ روایت
لکھی جاوے کہ باوجود مُفتیٰ بہ ہونے کے بندگان خداے رحیم کو صورت تھر کی
ندکھاوے روایت ضعیفہ ایسی بھی نہو کہ جسپر عمل کرنے سے جسم اور جامہ پلید ہو
اور مسائلہ قویہ ایسا شدید بھی نہو کہ تنگی آب سے ہر شخص کے واسطے نمونۂ ظلم یزید ہو
اور جب ایسی روایت متوسطہ ہاتھ آگئی ہی تو طرفین کے ذکر کو ایکطرف کیا ہی چونکہ

زیادہ وسیع دالا امراد حاشیۂ عربیہ ۱۲ — تیرنا ۱۲ — یعنی عالی اکرم و معظم — یعنی جیکے واسطے حکم ہوا تہا — جن مسائل سے اکثر کام پڑتا ہی — جن مسائل سے کبہی کام پڑتا ہی ۱۲ — جمع ۱۲ — جسپر فتویٰ ہو ۱۲ — یعنی قول ضعیف اور شدید دو ذکر کو ترک کیا

ادی مسئلہ یعنی مسائل کا جاننا — ناواقف — ظاہر ہونا — بیان کرنا — بحث کرنا — ذکر کرنا — موجیں — تیرنا — سمجھنا — خوشگوار — کم مدت — کام بتانے والا — تعریف کیے ہوئے — اکثر واقع ہونے والے — خیر الامور اوسطہا یعنی بہتر کام درمیانی ہی — ہلکی مجلس — جمع کرنا — سب کام — مسائل — مفتی بہ — قہر — ضعیف — قوی — شدید — نمونہ ظلم یزید

تفہیم مسائل پر نظر رکھی ہی لہذا بعض مقام پر لفظ اور مضمون مکرر ہو گیا ہی عبارت آرائی
ایسے مقام پر بے سود جانی + توضیح مسائل سے عقبیٰ کی بہبود جانی اللہ تعالے
اس رسالے کو میری زبان و دل سے خالصاً لوجہ اللہ الکریم گردان کے مقبول فرماوے
اور اہل دیہات بلکہ تمام مخلوقات کو اس سے فیض پہونچاوے آمین یا رب العالمین شعر

دہان سفذ نہر ہنر گردان زبانم را	الٰہی چشمۂ علم لدنی ساز جانم را

مقدمہ

ای عزیز اس بات کا خیال رکھہ کہ اس رسالے مین جہان کہین وقوع نجاست کے
باعث سے چاہ کو طاہر کرنیکا حکم دیا ہی تو اوس چاہ سے وہ چاہ مقصود ہی کہ دہ دردہ
سے کم ہو کیونکہ جب وہ دہ دردہ ہوگا تو وقوع نجاست سے نجس نہوگا تاوقتیکہ اوسکے
پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین فرق نہ آوے اور جب فرق
آجاویگا تو وہ بھی نجس ہو جاویگا اور یہی حکم حوض اور تالاب کے واسطے بھی ہی
یعنی حوض اور تالاب مین جب پانی دہ دردہ ہوگا تو نجاست کے واقع ہونے سے نجس
نہوگا جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ مین تغیر نہ آوے اور بروقت آجانے
تغیر کے ناپاک ہو جاویگا ہر چند کہ اس رسالے مین فقط مسائل چاہ کے لکھنا ہمارا
مقصود ہی مگر چونکہ اس مقام پر ذکر حوض و تالاب کا زبان قلم پر آگیا لہذا کچھہ تھوڑا سا
اوسکا حال بھی بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ برادران دینی کے ایک قاعدہ
ایسا ہاتھہ آجاوے کہ اوس سے اکثر مقام پر پہچان لین کہ آب حوض و تالاب کا

یہ پاک ہی اور یہ نجس ہی سو معلوم کرنا چاہیے کہ دو حال سے خالی نہین کہ پانی جاری
اور روان ہی یا بستہ اور بندھا ہوا ہی پس اگر پانی جاری ہی اور اوسکی پہچان
یہ ہی کہ گھانس اور تنکے کو بہا لیجاوے گو بہا لیجانا اوسکا ساتھ آہستگی اور ضعف کے ہو
اور اگرچہ نہر جاری کسی مقام پر بند کیجاوے اور بقیہ پانی کا بلا مدد ہو کر سستی
سے بہے تاہم اوسکا حکم جاری کا ہی اور ایسا ہی جو پاک پانی پرنالے یا راہ سے
بہے وہ بھی آب جاری مین داخل ہی اور حال پانی جاری کا یہ ہی کہ اوسمین کتنی ہی (پانی ۱۲)
ناپاکی پڑے خواہ وہ نجاست مرئی ہو یعنی دکھائی دیتی ہو مثل جانور نجس کے
خواہ وہ زندہ درمیان مین بیٹھا ہو خواہ اوسکا لاشہ مردار پڑا ہو اور خواہ نجاست
غیر مرئی ہو یعنی دکھائی ندیتی ہو مثل پیشاب کے کہ کسی شخص نے اوسمین کیا ہو کسی
صورت سے پانی جاری ناپاک و نجس نہین ہوتا پس اگر نجاسات مذکورہ پانی
جاری مین واقع ہین تو اوسکے جانب نشیب مین بھی یعنی جدھر بہکر آتا ہی اوس طرف (پڑی ہین ۱۲) (پستی ۱۲)
بھی وضو کرنا جائز ہی جب تک کہ جانب نشیب مین نجاست کا اثر یعنی رنگ یا بو یا
مزہ ظاہر نہو اسپہ فتوی ہی اور وہ جو بعض کتابون مین لکھا ہی کہ نشیب مین وضو
نکرے بلکہ اوپر کی جانب مین وضو کرے جدھر پانی نجاست کا نہین جاتا آیا یہ کہ
نشیب مین اوسوقت وضو جائز ہی کہ جو پانی نجاست سے متصل ہو کر آتا ہی کم ہی (بلکہ ۱۲)
اور جو متصل ہو کر نہین آتا ہی وہ زیادہ ہی سو یہ اقوال احتیاط کے ہین اور
احتیاط کی افضلیت مین کیا شک ہی اور جب نجاست کا اثر ظاہر ہو جاویگا تو جب

مقام پر ظاہر ہوا ہی اوس مقام سے وضو کرنا جائز نہین ہی گو بحر محیط کیون نہو اور
اگر چھوٹے حوض مین ایک جانب سے پانی آتا ہی اور دوسری جانب سے نکل جاتا ہی
جیسا کہ چاہ کے کنارے اکثر مقام پر چھوٹا حوض بنا ہوتا ہی تو اگر چاہ سے پانی بذریعہ
پُر وغیرہ کے کھینچکر چھوٹے حوض مین ایک جانب سے بہایا جاتا ہی اور دوسری
جانب سے نکلکر باغ یا کشت زار وغیرہ مین جاتا ہی جیسا کہ متعارف ہی تو اوس حوض کے
ہر طرف سے وضو کرنا جائز ہی اگر پے درپے پانی آتا ہی اور جاتا ہی اور اگر پانی کی آمد و رفت
مین تاخیر ہوتی ہی کہ وقفہ کر کے پانی باہر جاتا ہی تو ضرور ہی کہ جس جگہ پر غسالہ یعنی پانی
مستعمل گرتا ہی اوس جگہ سے دوسری بار پانی نلین یا یہ کہ تھوڑا سا ٹھہر جاوین
کہ وہ پانی مستعمل بہ جاوے بعد ازان اوس مقام سے پانی لینا مضایقہ نہین ہے
اور اگر پانی بستہ اور بندھا ہوا ہی تو وہ بھی دو حال سے خالی نہین ہے
وہ دروہ ہی یا دہ دردہ سے کم ہی اور دہ دردہ عبارت ہی اوس پانی سے کہ جسکا
دس گز کا طول اور دس گز کا عرض ہو اور عمق یعنی گہرائی فقط اسی قدر کافی ہی
کہ جب دونون ہاتھ ملا کر پانی اوس سے لیا جاوے تو زمین اوسکی ظاہر نہو
پس جب بستہ اور بندھا ہوا پانی اسقدر ہو جو مذکور ہوا یعنی دس گز کا لنبا اور
دس گز کا چوڑا کہ اگر حوض یا چشمہ مربع یعنی چوکور ہو اس قطع کا ☐ تو ہر چہار طرف
کے ناپنے سے چالیس گز کا ہو جاوے اور اگر حوض یا چشمہ مدوّر یعنی گول ہو
اس صورت کا ◯ تو اطراف کے ناپنے سے چھتیس گز کا ہو جاوے اور اگر حوض

مثلث یعنی تین کونے کا ہو اس نقشے کا △ تو ہر طرف کے ناپنے سے سوا پندرہ
گز کا ہو جاوے اور اگر حوض کا عرض دس گز سے کم ہو مگر طول اوسکا اتنا زیادہ ہو
کہ سب طول اور عرض ملا کے چالیس گز کا ہو جاوے اور گہرائی ہر صورت مین
اس سے کم نہو کہ اگر دو ہاتھ ملا کر پانی اوٹھایا جاوے تو زمین اوسکی کھل جاوے
پس ان سب صورتون کو حوض دہ دردہ کہینگے اور زیادہ گہرائی کا اعتبار نہین ہے
یہانتک کہ اگر طول اور عرض پانی کا چالیس گز سے کم ہو مگر عمق یعنی گہرائی اوسکی
چالیس گز یا زیادہ کی ہو تو وہ دہ دردہ نہین ہے بلکہ یہ پانی تھوڑی ناپاکی سے
بھی ناپاک ہو جاویگا اور دہ دردہ کی ناپ کے واسطے کپڑے کا گز معتبر ہے جو سات
مٹھی کا ہو اور کسی مٹھی کے ساتھ ابہام یعنی انگشت نر جسکو ہندی مین انگوٹھا
کہتے ہین قائم اور کھڑا نہو اور بعضون کے نزدیک گز مساحت یعنی پیمایش کا معتبر ہے
جو سات مٹھی کا ہو اور ہر مٹھی کے ساتھ انگشت نر قائم ہو اور ایک قول مین اوس
گز کا اعتبار ہے جو چوبیس اونگلی کا ہو موافق شمار حروف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کے مگر اکثر کتابون مین اول کو ذکر کیا ہے واللہ اعلم پس عزیز میرے جب معلوم
کر چکا تو کہ دہ دردہ اسکو کہتے ہین سو اب اس بات کو جان کہ جب پانی پاک جمع
ہو کر اس مقدار کو پہونچگیا تو اوسکا حکم بھی پانی جاری کے مثل ہے کہ کتنی ہی ناپاکی
اوسمین پڑے یا کوئی جانور مر جاوے تاوقتیکہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ یعنی
رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کا اثر نہ ظاہر ہو گا نجس نہو گا ہر جانب سے

استعمال اوسکا جائز ہی اور جب اوسکے رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کا اثر ظاہر
ہوگیا تو اگر سب پانی مین اثر نجاست کا ظاہر ہوا تو سب پانی نجس ہوا کسی مقام پر
وضو کرنا جائز نہین اور اگر سب پانی مین اثر نجاست کا نہین ہی بلکہ بعض مقام پر ہی
اور بعض پر نہین تو جس مقام پر اثر نجاست کا ہی اوس مقام کا پانی نجس ہی وہان
وضو نکرنا چاہیے اور جس مقام پر اثر نجاست کا نہین ہی اوس مقام کا پانی طاہر ہی
وضو کرنا مضایقہ نہین اور اگر نجاست مرئیہ یعنی جو دکھائی دیتی ہی آب دہ در دہ مین
واقع ہی مگر اثر اوسکا پانی مین ظاہر نہین تو ہر چند کہ نزدیک فتوے کے وضو کرنا اوس
مقام سے بھی جائز ہی جس مقام پر نجاست واقع ہوئی مگر بہتر یہ ہی کہ نجاست کی جانب
وضو نکیا جاوے اور نجاست غیر مرئیہ جو دکھائی نہین دیتی ہی مثل پیشاب وغیرہ کے
اوسکے آب دہ در دہ مین واقع ہونے سے تو ظاہر ہی کہ جب اثر نجاست کا معلوم نہو
تو ہر جانب سے وضو کرنا جائز ہی اور ایسا ہی اوس مقام سے بھی وضو کرنا جائز ہی
جہان اسکا غسالہ یعنی پانی مستعمل گرتا ہی اور اگر رنگ یا بو یا مزا پانی جاری کا یا آب بستہ
کا جو دہ در دہ ہی متغیر ہوگیا اور بدل گیا کسی شی طاہر اور پاک کے واقع ہونے اور
ملجانے کی وجہ سے مثل مٹی اور صابون اور زعفران اور اشنان کے کہ ایک گھانس
خوشبو دار کا نام ہی تو اوس پانی سے بے تردد وضو اور غسل کرنا جائز ہی مگر تین شرطون
کے ساتھ اول شرط یہ ہی کہ اوسکی رقت یعنی پتلاپن اور سیلان یعنی بہنا زائل نہوا
ہو دوسری یہ کہ اوسکا نام بدل نگیا ہو یعنی اون اشیاے طاہرہ کا رنگ یا بو یا مزہ

اسقدر زیادہ نہ آگیا ہو کہ کوئی اوسکو آب مطلق یعنی تنہا پانی کے لفظ سے اسطرحپر کہ
یہ پانی ہے یا یہ پانی صاف ہے نبولے بلکہ مقید کر کے یون کہا جاوے کہ یہ زعفران کا
پانی ہے یا یہ زعفران کا پانی صاف ہے تیسرے یہ کہ قطع نظر تبدل اسم کے نفس مسمّے
یعنی پانی مین رنگ زعفران وغیرہ کا اس مرتبے کو نہ آگیا ہو کہ کپڑے کا رنگنا اوس سے
ممکن ہو غرضکہ جب تک کہ پانی کا پتلاپن زائل نہوا ور نام اوسکا نہ بدلے جیساکہ قبل
ملنے اشیاے طاہرہ کے پانی بغیر ملانے لفظ دوسرے کے اوسکو کہتے تھے ویسا ہی
بعد ملنے کے بھی کہلایا جاوے اور اتنا رنگ اوسکا بدل نہ گیا ہو کہ کپڑے کا رنگنا اوس سے
ممکن ہو تو اوس پانی جاری اور دہ در دہ بلکہ آب قلیل سے بھی جسکی حد آگے ہم
بیان کرتے ہین ان شاء اللہ تعالیٰ وقت پائے جانے شرائط ثلاثہ مذکورہ کے وضو
اور غسل کرنا بے تامل جائز اور درست ہے اور اگر رنگ یا بو یا مزہ پانی کا شئے طاہر کے
ملنے سے تو بدلا ہے مگر یہ کہ وہ شئے طاہر مثل مٹی اور صابون اور شکر اور زعفران اور
گل سرخ وغیرہ کے اس قدر کثرت سے پانی کے ساتھ مخلوط ہو گئی ہے اور مل گئی ہے
کہ پانی کا پتلاپن جاتا رہا اور غلیظ اور گاڑھا ہو گیا یا آنکہ پانی کا نام جاتا رہا اور نام
اوسکا شربت یا گلاب یا زعفران کا پانی ہو گیا یا یہ کہ پانی کا رنگ ایسا بدل گیا کہ کپڑے
کا رنگنا اوس سے ممکن ہے تو ان صورتون مین البتہ وضو کرنا جائز نہین ہے اوس
مقام سے جہان ان تینون باتون مین سے کوئی بات پائی جاتی ہو خواہ وہ پانی
جاری ہو خواہ وہ دردہ ہو خواہ قلیل ہو اور جس پانی مین اوراق اور اثمار اشجار یعنی پتے

یعنی دونون کے ملنے سے پانی کا رنگ بدل گیا۔

اور پھل درختون کے اس کثرت سے واقع ہوئے کہ بو یا مزہ یا رنگ پتون کا پانی مین اس
مرتبے کو آگیا کہ جب ہاتھہ مین اوٹھایا جاوے تو رنگ پتون کا اوسمین ظاہر ہو تو ایسے
پانی سے وضو کرنے کو بعض علما نے منع کیا ہی اور اکثر نے جائز رکھا ہی منع کرنے والے
کہتے ہین کہ یہ پانی مغلوب ہو گیا ہی دوسری چیز سے اور مطلق نرہا مقید ہو گیا ہی اس
واسطے کہ اب پتون کا پانی اوسکو کہینگے جیسا کہ ترکاری اور سبزی کا پانی جو ترکاری
اور سبزی نے زمین کی رطوبت سے چوس لیا تھا کہ وہ اب مغلوب ہو گیا ہی ترکاری
اور سبزی کے اجزا سے اور نام اوس پانی کا مقید ہو گیا ہی اسواسطے کہ اب اوسکو
عرق اور ترکاری کا پانی کہتے ہین لہذا اس سے وضو جائز نہین تو اوس پتون کے
پانی سے بھی وضو جائز نہوگا اور جو علما کہ اس پانی سے وضو کرنا جائز رکھتے ہین
وہ یہ کہتے ہین کہ اس پانی کو پانی ہی کہتے ہین پتون کا پانی نہین کہتے اور رقت
اور سیلان یعنی پتلاپن اور بہنا اسکا زائل نہین ہوا ہی اور اس پانی سے رنگنا
بھی کسی چیز کا ممکن نہین لہذا اسکو مغلوب اور مقید نہ کہینگے پس قیاس کرنا اسکا
ترکاری اور سبزی کے عرق پر قیاس مع الفارق ہی کہ اوسکو عرق کہتے ہین اور
رقت اور سیلان اوسکا زائل ہی اور رنگنا کپڑے کا اوس سے ممکن ہی اسیواسطے
اُستادان علم اوس پانی سے جسمین پتون کا رنگ ہوتا تھا وضو کرتے تھے اور
کوئی کسیکو منع نکرتا تھا پس معلوم ہوا کہ اس پانی سے وضو کرنا نزدیک اکثر کے جائز ہی
اور جس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ایک مقام پر بہت روز ٹھہرنے کے باعث سے

تو اوس پانی سے وضو اور غسل کرنا بالاتفاق جائز ہی بلکہ جب شبہ ہو اس امر مین کہ
اس پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہی دیر تک ٹھہرنے کے باعث سے یا کسی نجاست
کے سبب سے تو بھی اوس پانی سے وضو کرنا جائز ہی کیونکہ اصل اشیا مین طہارت ہی تو
اصل ہی کا اعتبار کرنا چاہیے لوگون سے دریافت کرنا اس امر کا کہ اس پانی کے
اوصاف کا تغیر دیر تک ٹھہرنے کی وجہ سے ہی یا نجاست کے سبب سے ہی ضرور نہین
اور اسکے یہ معنی نہین ہین کہ کسی سے پوچھنا منع ہی بلکہ اگر کوئی شخص وہان موجود ہو
اور پانی کی طہارت مین شک ہو تو دریافت کر لینا افضل ہی اور اگر یقین ہی اس بات
کا کہ اس پانی کے رنگ یا بو یا مزے کا بدلنا نجاست کے باعث سے ہی تو ظاہر ہی کہ اوس سے
وضو کرنا جائز نہین ہی اور اوپر ہم بیان کر چکے ہین کہ جب ناپاک اور طاہر پانی جمع ہو کر
دہ دردہ ہو جاوے سو وہ وقوع نجاست سے جبتک کہ نجاست کا اثر نہ آویگا نجس نہوگا
اس سے معلوم ہو گیا کہ ناپاک اور نجس پانی اگر جمع ہو کر دہ دردہ نہین ہزار در ہزار بھی
ہو جاوے سو وہ جمع ہونے سے کیا بلکہ جاری ہونے سے بھی پاک نہین ہوتا اس
طریق پر کہ ایک مقام مین ناپاک پانی جمع ہو کر دہ دردہ یا زیادہ ہو گیا تھا اگر کوئی
نالی کھود کر اوسکو جاری بھی کرے تو بھی طاہر نہوگا جیسا کہ اندر یا کنارے شہر اور
دیہات کے سُغد یعنی گڑھیا مین پانی بدبودار نجس پاخانے اور پیشاب خانے اور غسل خانے
اور چہ بچے وغیرہ کا جمع ہو کر دہ دردہ اور زیادہ ہو جاتا ہی سو وہ زیادہ ہونے یا
جاری ہونے سے پاک نہین ہوتا بلکہ شہر اور بستی کے اندر اور کنارے کی گڑھیا

اور تالاب کے اطراف مین چونکہ اکثر نجاسات مثل گھوڑے بول و ریدہ زاور پارچہای حیض اور نفاس کے واقع رہتی مین کہ جو پانی اوس مین گر پڑ ہیا اور تالاب کے اندر آتا ہو سو وہ نجاسات سے ملکر آتا ہو پاک راہ سے نہین آتا تو اس صورت مین اگر پاک پانی بھی اسے تالاب اور گڑھے مین آکر بھر جاویگا اور دہ دردہ یا زیادہ ہوجاوے گا تو وہ بھی نجس ہوجائیگا ہان اگر وہ پاک پانی اکثر پاک اطراف سے آکر پہلے پانی کو تھوڑا سا بھی بہالیجاے تو البتہ پاک ہوجاویگا بشرطیکہ رنگ یا بو یا مزا نجاست کا اوسمین باقی نہ رہا ہو اور اگر وہ طاہر پانی اکثر ناپاک کنارون سے آیا تو سب نجس ہوگیا تھوڑا بہنے سے طاہر نہوگا تاوقتیکہ سب نجاست کو بہا کرلے نجاوے اور جب سب نجاست کو بہالے جاویگا تو اوسوقت مین طاہر ہوجاویگا اور علامت اوسکی یہی ہو کہ اثر نجاست کا باقی نرہا ہو مگر چونکہ اکثر مقام پر بستی کے اندر اور کنارے کے تالاب اور گڑھیا کے پانی مین بوجہ کثرت نجاسات اندرونی اور اطرافی کے بہجانے پر بھی غالبًا اثر نجاست کا رہتا ہی ہو لہذا اوسکا استعمال کرنا نچاہیے تاوقتیکہ یقین نہوجاوے اس بات کا کہ اب اثر نجاست کا نرہا اور جب اثر نجاست کا نرہیگا تو مومن کا دل خود ہی قبول کریگا اوسوقت مین استعمال اوسکا بے تردد جائز ہی جبتک کہ خشک ہوکر دہ دردہ سے کم نہوجاوے اور اثر نجاست کا اوس سے ظاہر نہو اور اسیطرح حال اوس تالاب کا بھی ہو جو باہر یا اندر بستی کے واقع ہو اور ایام گرما مین خشک ہوجاتا ہو چوپائے اوسمین لید کرتے ہین پھر جب پانی اوسمین آیا اور بھر گیا تو دیکھنا چاہیے کہ جن اطراف اور کنارون سے کہ پانی

آتا ہی اگر وہ اطراف اور کنارے سب کے سب یا اکثر نجس تھے کہ اونمین نجاست پڑی تھی
اور اوس نجاست سے ملکر پانی آیا ہی تو اگر وہ دہ دردہ یا زیادہ بھی ہوگیا ہو تاہم وہ
پانی نجس ہی کیونکہ جب وہ نجاست پر ہوکر آیا اور موضع نجاست مین جمع ہوا سب نجس
ہوگیا اور اگر وہ اطراف اور کنارے تمام یا اکثر جدھر سے پانی آتا ہی طاہر ہین اور پانی
اون اطراف سے آکر اوس مقام پاک مین جمع ہوگیا جو دہ دردہ ہی بعد ازان زیادہ
ہوکر تالاب کے اون مقامات تک پونہچا جنمین نجاست واقع ہی تو اس صورت مین وہ
پانی طاہر ہی جبتک کہ اوسکا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے بدل نجاوے اور
اسی طرح پر وہ تالاب ہی کہ جسکا پانی خشک ہوکر دہ دردہ سے کم ہوگیا اور اوسمین
نجاست پڑی بعد ازان اوسمین نیا پانی پاک آیا تو اگر نیا پانی تالاب مین آکر علیحدہ
دہ دردہ ہوگیا نجس پانی کے ملنے سے پہلے پھر نجس پانی مین ملا تو سب پانی پاک
ہی اور اگر نیا پانی نجس پانی مین ملنے کے بعد دہ دردہ یا زیادہ ہوگیا تو نجس رہیگا اس
واسطے کہ اصل پانی جو پہلے سے تالاب مین تھا وہ نجس تھا تو یہ پانی جو پیچھے سے آکر
اوسمین ملا ہی پہلے کا تابع ہوکر نجس ہوجائیگا ہان اگر سب ملکر بہجاوے تو موافق
قول مفتی بہ کے اگر تھوڑا بھی بہجاویگا تو طاہر ہوجاویگا مگر اسکا خیال رہے کہ بسبب جاری
ہونے کے اور تھوڑا بہنے سے اوسیوقت مین طاہر ہوگا کہ جب اوس تالاب کے
اکثر اطراف اور جوانب مین نجاست نہ پڑی رہتی ہو اور اکثر کی قید اسواسطے لگائی
کہ یون تو تالاب کے کنارے خواہ نخواہ نجاست ہوتی ہی ہی مراد یہ ہی کہ اجتماع نجاست
نے

اوسکے اطراف کو اس قسم کا نہ گھیر لیا ہو کہ جو پانی پاک اوسمین آوے تو اکثر نجاست سے
ملکر نجس ہوکر آوے اور جب ایسا حال ہو کہ اوسکے اطراف کو نجاست نے اس قسم کا گھیر
لیا ہو کہ جو پانی اوسمین آوے وہ اکثر نجاست سے ملکر نجس ہوکر آوے تو اوسکے
طاہر ہونے کے واسطے اسقدر بہنا چاہیے کہ سب نجاست اوسکی دور ہو جاوے
اور اثر نجاست کا مطلقًا باقی نہ رہے خواہ وہ تالاب بستی مین ہو اور خواہ صحرا مین ہو اور
جس تالاب کے اندر یا اطراف مین نجاست نہین ہی اور پاک پانی اکثر اطراف طاہرہ سے
آکر اوسمین جمع ہو کر دہ در دہ کی مقدار کو پہونچگیا تو اوسکا استعمال بالاتفاق جائز ہی
جبتک کہ نجاست کی وجہ سے اوسکے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین
فرق نہ آوے اوسکے واسطے بہنا کچھ ضرور نہین خواہ وہ تالاب اندر یا کنارے بستی
کے ہو اور خواہ دشت و صحرا مین ہو بہنا تو فقط اوسی تالاب کیواسطے ضرور ہی جسمین
پانی نجس ہو یا یہ کہ خشک ہو مگر اوسکے اندر اور کنارون مین ہر طرف نجاست پڑی ہو
تو اگر اوسمین پانی نجس ہی مگر اوسکے اکثر اطراف مین جدھر سے پانی بہکر آتا ہی نجاست
نہین ہی تو ایسے تالاب کی طہارت کیواسطے تھوڑا ہی بہنا کافی ہی اور اگر اوسکا اندرون
اور بیرون مثل باطن اور ظاہر اس عاصی اور قاصر کے تمام نجاست سے پُر اور مملو ہی تو
اوسکی طہارت کے واسطے اسقدر بہنا چاہیے کہ سب نجاست اوسکی بہکر صاف ہو جاوے
اور اثر نجاست کا بالکل نہ رہے جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہین اور اس خاک ناپاک کے
پاک ہونے کے واسطے گو اوسکی کثرت نجاسات سے ارض و افلاک نالان اور غمناک ہین

قُدوسِ ملاک کی رحمت کے یم سے ذرا ہی سی نم کافی ہو مسئالہ آب پاک دہ وردہ مقام پاک مین واقع ہو اور اوسمین نجس پانی باہر سے آکر ملا پہلے پانی پاک کی تبعیت سے اوسکو بھی حکم طہارت کا دیا جاویگا اگرچہ پہلے پانی سے زیادہ بھی ہو مگر جبکہ نجس پانی کی نجاست کا اثر ظاہر ہو جاوے اوسوقت مین پہلا اور پچھلا سب نجس ہو جاویگا استعمال کرنا جائز نہین ہو تا وقتیکہ اتنا پانی نہ نکلے کہ اثر نجاست کا جاتا رہے مسئالہ آب جاری دہ وردہ سبزی اور کشت زار کے درمیان واقع ہو اگر سبزہ اتنا گھنا اور گنجان نہین کہ تحرکِ آب کا مانع ہو تو اوسکا حکم دہ وردہ کا ہو اور اگر ایسا گھنا اور گنجان ہو کہ پانی کی جنبش کو منع کرتا ہو تو اوسکا حکم آب قلیل کا ہو جسکا حال آگے آتا ہو آب دہ وردہ کا حال کچھ تھوڑا سا بیان ہو چکا اب معلوم کرنا چاہیے کہ اگر آب دہ وردہ سے کم ہو اور دہ وردہ وہی ہو جسکی مقدار اوپر بیان ہو چکی اور جب پانی اس مقدار ہوگا تو باتبا تخمین و انداز کے ایک طرف کی تحریک سے دوسری طرف جنبش نہ پونہچیگی پس جب اس مقدار سے کم ہوا کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسری طرف اہر پہونچ جاتی ہو تو اوسکو آب قلیل کہتے ہین تو پانی لوٹے اور سبو اور سبوچی اور خم اور مٹکے اور مشک اور حوض کوچک اور چشمۂ صغیر اور چاہ خرد اور ہر ظرف کا جو مقدار مذکور سے کم ہو سب ہمارے امام اعظم افتخار بنی آدم علیہ رحمۃ خالق العالم کے نزدیک آب قلیل مین داخل ہو کون امام اعظم وہ جنکے علم کا علم تیز فہم کو اس نظم سے حاصل ہو ؎ گر دل ما رفت ما کردیم جا بر جاے دل ٭ چشم بر ما فگن ای گنج غمت ما واے دل ٭ سیدُ المحدثین مولانا وفی

سلسلۃ الحدیث جدنا جناب ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اگر اوس امام کے ایام کو کہ جسکی قرآن فہمی اور حدیث دانی اور دقیقہ رسی اور خدا شناسی پر تمام عالم گواہ ہی پاتے تو جیسا کہ حضرت شافعی امام اجل رحمہ اللہ عز وجل نے اوس امام والا مقام کے شاگرد مجد جناب مولانا امام محمد نور مرقدہ اللہ الصمد سے استفادہ کیا تھا کرتے اور مثل محدثین مدینۂ منورہ کے دستار اوس آفتاب دین سید ابرار کو واسطے اقتباس انوار کے اپنے سر پر دھرتے اور حدیث قلتین کی اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ جو منقول ہی سو وہ نزدیک اکثر محدثین کے ضعیف اور نامقبول ہی مطلب اوسکا یہ ہی کہ جب پہونچ جائے پانی بقدار دو قلّے کے تو اوسوقت مین نہین اوٹھاتا ہی ناپاکی یعنی پھر نجاست کے پڑنے سے نجس نہین ہوتا قلّے سے مراد یہان وہ خم ہی کہ جسمین ۲ دو من ۱۴ چودہ سیر مروجۂ انگریزی سے جو ۸۰ اسی روپیہ کلدار کا ہوتا ہی ہر روپیہ سوا گیارہ ماشے کا تخمینا پانی سماوے تو دو قلون کا پانی من حیث تخمین کے چار من اٹھائیس سیر ہوگا اور آب قلیل کا حکم یہ ہی کہ تھوڑی ہی نجاست پڑنے سے اگرچہ نجاست کا اثر اوسمین ظاہر نہو نجس ہو جاتا ہی خواہ وہ نجاست خفیفہ ہو اور خواہ غلیظہ اور ایسا ہی آب قلیل نجس ہو جاتا ہی اگر کوئی جانور اوسمین مرجائے یا باہر مرے اور بعد مرنے کے اوسمین ڈالا جاوے سوائے جانوران مائی المولد کے یعنی جنکی پیدایش پانی مین ہوتی ہی مثل مچھلی اور کیکڑے کے جسکو بعض لوگ گینگٹا بھی کہتے ہین اور مثل مینڈک دریائی کے جسکی انگلیون مین پردہ ہوتا ہی جھلّی کا اور مثل کتّے

اور خوک دریائی کے بھی جنکی پیدایش دریا مین ہوتی ہی صحیح تر قول مین اور سواے سور۱۲
حیوانات غیر دموی کے جنمین دم سائل یعنی خون بہنے والا نہین ہوتا ہی مثل کچھوہ
اور چھوٹے سانپ دریائی اور چھپکلی چھوٹی قسم والی اور گرگٹ قسم خرد اور کھٹمل اور جُون
اور پسّو اور مچھّر اور بھِڑ جسکو برّیا بھی کہتے ہین اور جھینگر اور چیونٹی اور ماکھی یعنی مکھی
شہد کی اور پچّڑی جسکو کلنی بھی کہتے ہین اور مکھی اور چھوٹی جونک کے کہ انمین خون سایل بہنے والا۱۲
نہین ہوتا ہی و لہذا خون انکا نجس بھی نہین ہی ہان اگر جونک اور پچّڑی وغیرہ کسی جانور
کا خون پیکر علی الفور پانی مین مرجاوینگی تو البتہ خون مکتسب کسب کیا ہوا۱۲ کی وجہ سے آب قلیل کو نجس
کردینگی تو ان دونون قسم کے جانورون کے مرنے سے یعنی مائی المولد کے جنکی
پیدایش پانی مین ہوتی ہی اور غیر دموی کے جنمین خون سائل نہین ہوتا ہی آب
قلیل بھی نجس نہین ہوتا خواہ وہ آب قلیل ابریق یعنی لوٹے مین ہوا ور خواہ سبو گھڑے
اور سبوچہ اور خم اور حوض کوچک اور چشمۂ صغیر اور چاہ خرد غیر ده در ده۱۲ مین ہو بلکہ ان جانورون کے
سڑ جانے اور پھول جانے منکا۱۲ تحلیل پا۱۲ سے بھی پانی نجس نہین ہوتا او سکے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ
اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہ آیا ہو ہان سانپ اور بچھو اور چھپکلی جسکو بستویا
بھی کہتے ہین اور گرگٹ وغیرہ مین چونکہ زہر ہوتا ہی باین لحاظ پانی سے پرہیز کرنا بہتر
اور اسی خیال سے اگر بیس پچیس ڈول نکال ڈالے جاوین تو مناسب ہی اور اگر
یہ جانور یعنی جنمین خون سائل نہین مگر کہانا اونکا حرام ہی مثل مینڈک اور چھپکلی وغیرہ
کے ایسے سڑ جاوین کہ ریزہ ریزہ ہو کر پانی مین متلاشی یعنی پراگندہ ہو جاوین تو

اس وقت مین کھانے اور پینے مین اوس پانی کا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہی مگر وضو کے
واسطے جائز ہی خواہ پانی کے اوصاف ثلاثہ مذکورہ مین تغیر آیا ہو یا نہ آیا ہو اور ہمنے جو
اوپر بیان کیا کہ جن جانورون کی پیدایش پانی مین ہوتی ہی اونسے پانی نجس نہین
ہوتا اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ جو جانور خشکی مین پیدا ہوتے ہین اور پانی مین
رہا کرتے ہین مثل بط اور مرغابی اور اوس مینڈک کے جو خشکی کا ہی کہ اوسمین خون
سائل ہوتا ہی اور نشانی اوسکی یہ ہی کہ اوسکی اونگلیون مین پردہ نہوا نکے مرنے سے
آب قلیل نجس ہوجاتا ہی اور سڑ جانے اور پھول جانے سے بروجہ اولی نجس ہوگا اور اگر
زندہ کوئی جانور آب قلیل مین داخل ہو تو اوسکے واسطے تفصیل ہی اور اوس تفصیل
کو ہمنے شرح وقایہ کے اس قول کی شرح مین اَوْمَاتَ فِیْھَا اٰدَمِیٌّ اَوْشَاۃٌ اَوْکَلْبٌ
بخوبی تمام بیان کیا ہی وہان دیکھنا چاہیے اور ایسا ہی غیر دموی کے لفظ سے بھی
یعنی جنمین خون سائل نہین ہوتا ہی ظاہر ہوگیا کہ جانوران دموی کے مرنے اور
سڑنے سے یعنی جنمین خون سائل ہوتا ہی مثل سانپ خشکی والے اور چھپکلی بڑی
قسم کی کہ انمین خون سائل ہوتا ہی اور تمام اون جانورون کے مرنے اور سڑنے
اور پھول جانے سے جنمین خون سائل ہوتا ہی آب قلیل نجس ہوجاتا ہی اور زندہ
داخل ہونے کی صورت مین وہی تفصیل ہی جسطرف ہم ابھی (غیر جاری) اشارہ کرچکے ہین یہ
سب مذکور آب قلیل کے واسطے ہی ورنہ آب کثیر جو ایک جانب کی تحریک سے (ہلانا)
دوسری جانب متحرک نہو کہ اوسکی تقدیر علمای متاخرین نے دہ دردہ کے ساتھ

کی ہی سو وہ تو کسی جانور کے مرنے اور سڑنے اور پھٹنے اور پھولنے اور زندہ داخل ہونے سے
خواہ وہ جانور نجس العین ہو خواہ نہین مائی المولد ہو یا غیر مائی المولد دموی ہو یا غیر دموی
جبتک کہ اوسکے اوصاف ثلاثہ مذکورہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین نجاست کی وجہ
سے فرق نہ آوے نجس نہوگا اور جب فرق آجاویگا تو البتہ نجس ہو جائیگا اور اگر کوئی
شی طاہر مثل خاک اور زعفران اور صابون اور اشنان اور شکر اور گل سرخ وغیرہ کے
آب قلیل مین واقع ہووے اور ملے تو اوسکا حکم بعینہ وہی ہی جو آب کثیر مین واقع
ہونے سے بجامع وجود شرائط ثلاثہ مذکورہ آنجا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جبتک کہ پانی مقید
اور اشیاے طاہرہ سے مغلوب نہوگا اور اوسکا نام اور پتلا پن اور بہنا زائل نہوگا
وضو اور غسل سب اوس سے جائز ہی مثل پانی بارش اور دریا اور چشمے اور حوض
اور تالاب اور نہر اور کنوین وغیرہ کے کہ پانی ان سب کا مطلق ہی یعنی اپنے پیدائشی
اوصاف پر ہی سبزے کا جمانے والا تشنگی کا دفع کرنے والا مقید نہین ہوا ہی کسی دوسری
قید کے ساتھ کہ ان سبکو پانی ہی کہتے ہین اور کسی نام سے نہین بولتے اور مغلوب نہین
ہوا ہی کہ کوئی چیز دوسری اوسپر غالب ہوئی ہو اور رقیق اور بہنے والا ہی اور پانی برف
اور اولے کا جب رقیق اور بہنے والا ہو تو اوس سے بھی وضو جائز ہی کیونکہ برف
اور اولا پانی ہی ہی کہ فقط جم جانے سے برف اور اولا اوسکا نام ہو کر مقید ہو گیا کہ وضو
اوس سے ممکن بھی نہین اور جائز بھی نہین اور جب رقیق اور پتلا ہو گیا پھر مطلق کا اطلاق
اوسپر آگیا وضو کرنا اوس سے جائز ہو گیا اور جب پانی مقید اور مغلوب ہو گیا

آب مطلق و مقید کا بیان

خواہ مغلوب ہونا اوسکا پکانے کی وجہ سے ہو مثل شوربے کے کہ پکنے کے سبب سے
نام پانی کا بدل گیا اور نام اوسکا شوربا ہوگیا اور خواہ مغلوب ہونا اوسکا اجزا کے
اعتبار سے ہو جیسے کہ گلاب آب مین اسقدر زیادہ ملجاوے کہ آب کا نام زائل ہو کر
گلاب کا نام پیدا ہوا ایسے ہی سرکہ اور رس اور شربت اور عرق اور نبیذ تمر اور رنگ
زعفران کا بھی حال ہو کہ جملہ آبہاے مذکورہ مغلوب اور مقید ہین وضو اور غسل انسے
جائز نہین ہر ہان کپڑے وغیرہ کی نجاست دور کرنا ہمارے امام والامقام کے نزدیک
انسے جائز ہی اور جو رس اور عرق کہ شجر یا ثمر سے نچوڑا گیا اوسکا حکم تو بالاتفاق وہی ہی
جو مذکور ہوا مگر جو رس اور عرق کہ خود بخود اشجار اور اثمار سے مترشح ہوا اوسکا تو اوسمین
اختلاف ہی اکثر کہتے ہین کہ اس سے وضو اور غسل جائز ہی اور بعض کہتے ہین کہ اس سے
بھی وضو اور غسل جائز نہین اور طہارت کپڑے وغیرہ کی تو شیخین کے نزدیک اس سے
اور کل وس طاہر چیز سے جائز ہی جو رقیق اور روان اور دور کرنے والی جرم نجاست
کی ہو مثل سرکے اور گلاب اور شیر وغیرہ کے بخلاف شہد اور روغن کے کہ انسے
جائز نہین اس سبب سے کہ بوجہ دہنیت کے انسے نجاست کا زائل ہونا کیا معنی ور بطی
الزوال ہو جاتا ہی **مسألہ** ہرچند کہ تھوڑی ہی نجاست سے آب قلیل باوجودیکہ
اوسمین اثر نجاست کا ظاہر نہو نجس ہو جاتا ہی معہذا حوض کو جک جو بستی مین یا
باہر بستی کے واقع ہی اور چشمہاے خرد دہ در دہ سے کم جو اکثر دشت و صحرا مین جا بجا بارش
کے پانی سے بھرے ہوتے ہین تو اوس پانی کو استعمال مین لانا باوجودیکہ احتمال

در حاشیہ: حاشیہ نویسی (ناخوانا)

وقوع نجاست کا بھی ہو جائز ہے اوسی قاعدے سے جو اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اصل
اشیا مین طہارت ہے شک اور گمان سے زائل نہین ہوتی ہان اگر تیقن ہو وقوع
نجاست کا کسی علامت یا قرینے سے تو اوسوقت مین البتہ استعمال جائز نہوگا
مسئالہ بارش مین راستے کی چھینٹین جو بدن اور کپڑے پر پڑتی ہین تو اگر ناپاک جگہ
کی ہین تو ناپاک ہین مقدار درہم کا اعتبار ہوگا اور اگر چھوٹی ہین سر سوزن کے برابر تو
اگر درہم سے زیادہ بھی ہون عفو ہین اور اگر وہ چھینٹین پاک جگہ کی ہین تو ظاہر ہے کہ
پاک ہین اور اگر جاے مشکوک کی ہین تو ازانجا کہ اصل اشیا مین طہارت ہے لہذا اونکے
واسطے حکم طہارت کا دیا جائیگا **مسئالہ** آب مستعمل اصطلاح فقہ مین اوس پانی کو کہتے ہین
جو واسطے حصول ثواب یا دور ہونے حدث اصغر یا اکبر کے صرف کیا جاوے یعنی کوئی
شخص بے وضو یا وہ شخص جسکو غسل کی احتیاج ہے پانی کو اپنے وضو اور غسل مین مستعمل
کرے یا یہ کہ کوئی شخص با وضو اور غسل کردہ ہے مگر ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو یا غسل
کرتا ہے سو یہ پانی جو اسطرح پر صرف ہوا ہے مستعمل ہے فتوی اسپر ہے کہ یہ پانی طاہر غیر مطہر
یعنی خود تو پاک ہے مگر دوسری چیز کو پاک کرنے والا نہین ہے اس سے وضو اور غسل کرنا
جائز نہین مگر نجاست ظاہری مثل بول و براز کے دور کرنا بالقول قوی جائز ہے سو یہ
پانی اگر آب مطلق طاہر کے ساتھ ملا تو تخمین کرنا چاہیے اگر آب مستعمل وزن کے اعتبار سے
آب مطلق سے کم ہے تو وضو اور غسل اوس سے جائز ہے اور اگر آب مستعمل آب مطلق سے زیادہ
ہے یا برابر ہے دونون صورت مین وضو و غسل اوس سے جائز نہین و علی ہذا القیاس حیاض مین

صغیرہ اور عیون قصیرہ مین وضو کرنا جائز ہی جبتک کہ زیادہ ہونا آب مستعمل کا آب مطلق
سے یا برابر ہونا اوسکا ساتھ اسکے معلوم نہو اور جب زیادہ ہونا یا برابر ہونا تیقن ہوجائیگا
تو وضو کرنا اوسمین جائز نہین ہی بخلاف آب کثیر کے کہ اوسکا حکم اوپر مذکور ہوچکا مسئلہ
کنوین سے پانی کھینچکر سقایہ مین بھر اگیا اور سقایہ سے خم مین اور خم سے سبو مین اور سبو
سے لوٹے مین بعد ازان ظروف مذکورہ مین سے کسی مین کوئی جانور مردہ یا پوسیدہ
جس سے پانی ناپاک ہوجاتا ہی یا کوئی اور چیز نجس پائی گئی تو اس صورت مین وہی
ظرف اور مظروف یعنی وہی برتن اور پانی نجس ہوگا جسمین وہ نجاست پائی گئی ہی
دوسرا برتن اور پانی نجس نہوگا مثلاً اگر نجاست لوٹے مین پائی گئی تو لوٹا اور جو پانی
کہ اوسمین تھا نجس ہوا اس گمان سے کہ پانی اوپر سے آیا ہی چاہ اور سقایہ اور خم اور
سبو کے واسطے نجاست کا حکم نہ دیا جائیگا ہان اگر کسی علامت اور قرینے سے تیقن
ہوجاوے اس بات کا کہ فلان مقام سے نجاست آئی ہی تو اوس مقام کے واسطے
بھی نجاست کا حکم ہوگا مسئلہ آب قلیل جسکی تعریف اوپر مذکور ہوئی خم یا سبو یا اور
کسی ظرف مین واقع ہی اوسمین کسی شخص نے پانی نکالنے یا کوزہ جو اوسمین گر گیا
تھا اوسکے نکالنے کے واسطے یا اس قسم کی اور کسی ضرورت کے واسطے ہاتھ جو نجاست
ظاہری سے مثل بول و براز کے ملوث نہ تھا ڈالا اگرچہ کہنی تک یا زیادہ بھی پہونچا دیا
ہو یا خود اوس ظرف کلان کے اوٹھانے کے واسطے ہاتھ اندر کی جانب لگایا اور وہ
ظرف لبریز تھا اسکا ہاتھ پانی مین داخل ہوا ان سب صورتون مین وہ پانی نجس کیا

مستعمل بھی نہوگا اگرچہ وہ شخص کافر یا لڑکا جسے وضو یا غسل کی احتیاج والا ہو یا آن
اگر ہاتھ اِس واسطے ڈالا ہی کہ اوسی ظرف کے اندر دھووے اور حدث اور جنابت سے
طاہر کرے تو اس صورت مین بھی اوسی قدر پانی مستعمل ہوگا جتنے کے ساتھ
اسکا ہاتھ ملاقی اور متصل ہوا ہی باقی اور پانی مستعمل نہوگا پس اگر جو پانی کہ اسکے ہاتھ سے
متصل نہین ہوا ہی زیادہ ہی اوس سے جو متصل ہوا ہی تو اس ظرف کے پانی سے وضو
اور غسل جائز ہی اور اگر غیر متصل متصل سے زیادہ نہین ہی تو وضو اور غسل بھی جائز نہین ہی

بیان آب قلیل کا بھی کچھ ذکر قلیل ہو چکا اب سمجھنا چاہیے اس بات کو کہ جب آب
قلیل وقوع نجاست سے نجس ہو گیا تو اگر وہ آب قلیل سواے چاہ صغیر اور چشمۂ خرد کے
اور کسی ظرف مین ہی مثل حوض کوچک کے جو دہ وردہ سے کم ہی اور مثل خم اور سبو وغیرہ کے
تو اوسکا تمام پانی دور کرنا واجب ہی چاہے جس نجاست سے وہ نجس ہو گیا ہو اور اگر وہ آب
قلیل چاہ صغیر یا چشمۂ خرد مین ہی تو اوسکا پانی نکالنے کے واسطے نجاست کی قلت اور
کثرت کا اعتبار کرکے شارع علیہ السلام نے تفصیل بیان فرمائی ہی مثلاً اگر کوئی جانور
چھوٹا مانند موش کے مرا ہوا کنوین سے نکلے تو بیس ڈول نکالنے کے واسطے ارشاد
کیا ہی اور اگر کوئی جانور برابر کبوتر کے مردہ چاہ سے نکلے تو چالیس ڈول کھینچنے کا
حکم دیا ہی وعلیٰ ہذا القیاس جسکا ذکر تفصیل آگے آویگا چاہ صغیر اور چشمۂ خرد کے پانی کو
دوسرے ظروف کے مثل علی الاطلاق ہر نجاست سے تمام نکالنے کا حکم باوجودیکہ یہ بھی
آب قلیل مین داخل ہین نہ فرمایا اسواسطے کہ انمین بوجہ منافذ یعنی سوتون کے

کہ پانی اندرون زمین سے اوپر آیا کرتا ہی ایک قسم کا جریان بھی ہی اور چونکہ استعمال پانی کا اکثر مواضع مین انھین دونون سے کہ بسبب منفذ کے محل آمد آب مین ہوا کرتا ہی علی الاطلاق اگر تمام پانی نکالنے کا حکم دیا جاتا تو بندگان خدا پر تنگی لازم آتی بلکہ جو لوگ ناقہمی کی وجہ سے کہتے ہین کہ جب سب پانی کسی نجاست کے وقوع سے نجس ہو گیا تو فقط بیس ڈول نکالنے سے باقی پانی کس طرح طاہر ہو جائیگا اونکو بھی ہری بولنا پڑتا اور حال یہ ہی یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اللّٰہ لا آلہ غیرہٗ نے تمھارے واسطے آسانی رکھی ہی دشواری نہین رکھی بخلاف حوض کو چاہ اور خم اور سبو وغیرہ کے کہ یہ بسبب نہونے منفذ کے محل آمد آب تو ہین ہی نہین کہ تمام پانی نکالنے مین مخلوق خالق پر چندان حرج نہین ہی اور حرج اور تنگی کی وجہ سے بالکل چھوڑ بھی نہین دیا کہ کوئی نجاست پڑے کچھ نکالنا ضرور ہی نہین ورنہ جیسا کہ اودھر افراط تھا ادھر تفریط لازم آتی لہذا بمصداق خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا کے اوس مورد یسین وطٰہٰ نے اپنی امت محبوبہ کو بحکم قادر قوی میانہ روی تعلیم فرمائی اور جیسا کہ طبیب شفیق اوس شخص کو جسکا تمام خون فاسد ہو گیا ہی مناسب حال خون نکالنے کا حکم دیتا ہی ویسا ہی ہمارے رشک مسیحا نے بیماران مرض ضعف و نقاہت کے سر پر حسب حال بار تکلیف رکھا ہی ہمکو چاہیے کہ چون و چرا کو دخل نہ دیکر اوسکے فرمان واجب الاذعان کی طرف تہ دل سے گوش ہوش کرین اور دوا ے تلخ اوس حکیم کائنات کے ہاتھ سے بہتر از قند و نبات و بہتر از آب حیات سمجھکر نوش کرین ے بخور ہر چہ آید ز دست حبیب + نہ بیمار دانا تر ست از طبیب

(حواشی: جاری ہوتا ۱۲ — جگہ جاری ہونے کی ۱۲ — جگہ آنے پانی کی ۱۲ — اللہ بجز اوسکے کوئی معبود نہین ۱۲ — سوراخ ۱۲ — جگہ آنے پانی کی ۱۲ — سب کامون سے بہتر درمیان کا کام ہی ۱۲ — جگہ اوترنے کی یسین آنحضرت صلعم ۱۲ — اللہ تعالی ۱۲ — حکم ۱۲ — لازم ۱۲ — تابعداری ۱۲ — مصری ۱۲ — کھا جو کچھ کہ دوست کے ہاتھ سے حاصل ہو ۱۲ — کیونکہ بیمار کی سمجھ حکیم سے زیادہ نہین ہوتی ۱۲)

متن شرح وقایہ قولہ بیر وقع فیھا نجس ح یعنی جب کنوئین مین واقع ہوئی ناپاکی قلیل ہو یا کثیر غلیظہ ہو یا خفیفہ سواے اون نجاسات کے جو واسطے دفع حرج اور عموم بلوی کے مستثنے ہین تمام پانی اوسکا نکالنا چاہیے اگر ممکن ہو ورنہ نکالنا اوسقدر کا کہ بالفعل موجود ہی فرض ہی۔ معلوم ہو کہ ہر چند قولین مذکورین مفتی بہ اور شامل اوپر احتیاط کے ہین مگر فتوی امام محمد صاحب کے قول پر بھی ہی جو آگے آتا ہی یعنی دو سو ڈول نکالنا وجوباً اور تین سو ڈول نکالنا استحباباً اور یہی قول آسان ہی واسطے خلق اللہ کے واضح ہو کہ وہ نجاسات جو واسطے دفع حرج کے مستثنے ہین چار ہین ایک خثی بکسر اول وسکون ثاء مثلثہ بمعنی سرگین گاو و جاموس جسکو ہندی مین گوبر کہتے ہین۔ و بفتح اول وسکون ثانی مصدر ہی بمعنی سرگین کرنا اونکا و بفتح اول وکسر ثاے مثلثہ بھی ایک لغت ہی سرگین گاو کے معنی مین اور اخثا بالفتح جمع اوسکی ہی دوسری روثہ بفتح اول وسکون ثانی وثاے مثلثہ بھی مفتوح اور آخر مین تاے وحدۃ بمعنی سرگین اسپ و خر و خچر جسکو ہندی مین لید کہتے ہین اور روث بفتح اول وسکون ثانی ومثلثہ موقوف جمع ہی روثہ مذکورہ کی اور مصدر بھی ہی لید کرنے کے معنی مین اور ہر چند کہ اصل مین روث کے معنی لید کے ہین مگر عرب مین اسکا اطلاق خثی پر بھی آتا ہی جسکے معنی گوبر کے ہین نہ برعکس یعنی خثی کا اطلاق روث پر نہین آتا تیسری بعرۃ بفتح باے موحدہ وسکون عین مہملہ وراے مہملہ مفتوح اور آخر مین تاے وحدت بمعنی سرگین شتر و گوسفند و آہو

ف یعنی واسطے عام ہونے اور پہنچنے مصیبت کے ... [illegible]

ف ۲ یعنی دو سو ڈول نکالنا ... [illegible]

وموش وغیرہ جسکو فارسی مین پُشک بکسر بائے فارسی وضم آن نیز وسکون شین معجمہ
جسکو ہندی مین مینگنی کہتے ہین اور جمع اوسکی اَبعار بفتح اول اور مصدر اوسکا بَعر
بفتح اول وسکون ثانی ہی سرگین افگندن شتر کے معنی مین چوتھی خُرء بضم خائے معجمہ
وکسر آن نیز وسکون رائے مہملہ اور آخر مین ہمزہ بصورت واو بمعنی سرگین طیور اور
جمع اوسکی خُرُوء بھی بروزن جنود آور خَرء بالفتح مصدر ہی بیخال کرنے کے معنی مین
جسکو ذرق بفتح ذال معجمہ وسکون رائے مہملہ اور آخر مین قاف بھی کہتے ہین اور یہ
مصدر بھی ہی سرگین انداختن مرغ کے معنی مین جسکو فارسی مین بیخال اور ہندی مین
بیٹ کہتے ہین **بیان** اسکا بروجہ اجمال یہ ہی کہ بیخال طیور کی خواہ وہ طیور ماکول اللحم
ہون خواہ غیر ماکول اللحم سوائے ماکیان اور بط اور مرغابی کے کہ اُنکی بیخال سے
کنوان نجس ہوجاتا ہی چاہ کو نجس نہین کرتی خواہ قلیل ہو خواہ کثیر جبتک کہ پانی کے
رنگ اور بو اور مزے کو متغیر نکردے واسطے دفع حرج کے کہ حفاظت چاہ کی بیخال
طیور فوق السما سے دشوار ہی وعلیہ الفتویٰ اور جو بعض علما نے عدم نجاست چاہ کو
ساتھہ قلت بیخال کے مشروط کیا اور مقدار قلت اور کثرت کی نہ بیان کی ففیہ ما فیہ
اور مینگنی شتر اور گوسفند کی اگر خشک اور سلیم ہو دو تک چاہ اور شیر مین اگر دوھنے
کے وقت پڑجاوے بشرطیکہ رنگ اوسکا شیر مین نہ آیا ہو بالاتفاق نجس نہین کرتی
اور اگر تین ہون یا تر ہون یا منکسر یعنی شکستہ ہون تو ان صورتون مین اختلاف ہی
بعضے علما کے نزدیک کنوان نجس ہوجاویگا اور بعض کے نزدیک جب تک کہ

دیکھنے والا اوسکو قلیل سمجھیگا کنوان نجس نہوگا گو ایجار با عتبار شمار کے زیادہ بھی ہون
اور جب دیکھنے والا صحیح الفہم اوسکو کثیر جانیگا کنوان نجس ہوجاویگا اگرچہ وہ مین حیث
عدد کے کم ہون اسپر فتوی ہی اور تر اور شکستہ سے بھی مثل خشک و ربستہ کے بعض علما
کے نزدیک کنوان نجس نہین ہوتا عموم بلوے کی وجہ سے اسیکو صحیح کہا ہی اور روث
اور خثی اگر قلیل بمقدار بعر تین اور ربستہ اور خشک ہو تو مثل بعر تین کے چاہ کو نجس
نکریگا اور اگر زیادہ یا شکستہ یا تر ہو تو اس صورت مین بھی وہی اختلاف ہی جو اوپر مذکور
ہوا کہ بعض علما کے نزدیک اوس سے کنوان نجس ہوجاویگا اور بعض کے نزدیک
قلت اور کثرت مین اعتبار قیاس ناظر کا کر کے قلیل سے حکم طہارت چاہ کا دینا چاہیے
اور کثیر سے حکم نجاست کا اور تر اور شکستہ مین لحاظ ضرورت اور عموم بلوے کا ہوگا
اگر چاہ میدان یا صحرا مین یا بستی ہنود مین واقع ہی کہ احتراز نجاسات مذکورہ سے
دشوار ہوتا ہی تو شکستہ اور تر سے بھی کنوان نجس نہوگا اور اگر چاہ اماکن محفوظہ مین واقع
ہی کہ احتراز ممکن ہی تو احتیاط کرنا ضرور ہی اور رہ وہ جو بعض نے چاہہاے اماکن محفوظہ اور
غیر محفوظہ کو حکم برابری کا دیا ہی فَلَا يَخْفَىٰ عَلَى الْفَطِنِ مَا يَرِدُ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ
اُسْتَاذُنَا الْعَلَّامُ مولانا المولوی محمد سکندر علی خانصاحب خالصپوری عم فیضہ اور قی جو منہ
بھر نہو اور کھو اور پیپ جو مخرج سے بہانہ ہو اور جو چیز وضو کو نہ توڑے چاہ کو نجس
نہین کرتی ہی اور نجاسات مذکورہ کے سوا اور جو نجاست چاہ مین گرے اگرچہ
ایک قطرہ پیشاب یا خون یا شراب کا ہو نجاست مغلظہ ہو یا مخففہ یا جو تا مستعمل گرے

مینگنیان ۱۲ مینگنی ۱۲ بہت ۱۲ جسکی سمجھ درست ہو ۱۲ گنتی کی حیثیت سے ۱۲ لید ۱۲ گوبر ۱۲ دو مینگنی ۱۲ دو مینگنی ۱۲ زیادتی ۱۲ کمی ۱۲ دیکھنے والا ۱۲ سوکھا ۱۲ بہت ۱۲ عام ہونا بلا کا ۱۲ جنگل ۱۲ پرہیز ۱۲ مکانات نگاہ رکھے ہوئے ۱۲ مکانات نگاہ رکھے ہوئے ۱۲ پس نہین مخفی ہی ہوشیار پر جو اعتراض وارد ہوتا ہی اوپر اسکے ایسا ہی کہا ہی استاد ہمارے نے جو بہت جاننے والے ہین نام اونکا یہ ہی مولانا الخ جن نجاسات کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ برتا ہوا ۱۲

چاہ کو نجس کر دے پھر اوس وقت مین طہارت کے واسطے وہی حکم ہی جو اوپر مذکور
ہو چکا یعنی دو سو ڈول نکالنا وجوبًا اور تین سو استحبابًا اور اگر غبار نجس کنوئین
مین گرے یا پیشاب کسی جانور کا ہو باریک باریک چھینٹون سے بقدر سر سوزن
کے چاہ مین واقع ہو کنوان نجس نہوگا **قولہ او مات فیہا حیوان وانتفخ
او تفسخ ح** یا مرا کنوئین مین کوئی جانور اور پھول گیا یا پھٹ گیا یا اوسکے بال
جھڑ گئے یا کوئی جانور باہر کنوئین کے مرا اور پھول یا پھٹ گیا یا اوسکے
بال جھڑ گئے اور بعد ازان کنوئین مین گرا یا کوئی جانور خشکی والا جسمین خون
سائل ہوتا ہی سوکھا ہوا کنوئین مین گرا تو ان صورتون مین بھی طہارت چاہ کے
واسطے وہی حکم دو سو ڈول کا ہی تین سو تک وہ جانور خواہ خرد ہو خواہ کلان
ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول پانی کے رنگ اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہین
اور اگر کوئی جانور مائی المولد ہی یعنی وہ جانور جسکی پیدایش پانی مین ہوتی ہی مثل
ماہی اور غوک بحری کے جسکی انگلیون کے درمیان مین مانند بط کے پردہ
ہوتا ہی جھلی کا یا وہ جانور ہی جسمین دم سائل یعنی خون بہنے والا نہو جیسے چلپاسہ
خرد جسکو ہندی مین چھپکلی اور بشتویا اور بچھتیا کہتے ہین یا جیسے کژدم یا مار صغیر
دریائی کہ انہین بھی دم سائل نہین ہوتا ہی اگر انمین سے کوئی جانور چاہ مین مرا اور
سڑ گیا تو پانی کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزے مین فرق آیا ہو یا نہ آیا
ہو کنوان ناپاک نہوگا ہان اگر اس خیال سے کہ چلپاسہ وغیرہ مین زہر ہوتا ہی پانی

بہنے والا۔ حلال۔ حرام۔ مچھلی۔ مینڈک دریائی۔ بچھو۔ سانپ چھوٹا پانی کا۔ کنوان۔ خون بہنے والا۔

۴۲ یعنی دو سو ڈول واجب اور تین سو مستحب۔
۴۳ چپکلی یعنی چھپکلی ایک قسم کی جو پانی کا بھی ہوتا ہی اور خشکی کا بھی۔ بچھو کی قسم مین خون بہنے والا نہو۔ الحمد للہ۔

سے احتراز کرین تو بہتر ہی وہمین لحاظ واسطے دفع زہر کے اگر چند ڈول نکال
ڈالین مناسب ہوگا اور اگر جانوران مائی المولد مثل غوک (مینڈک ۱۲) کے اور حیوانات
غیر دموی مثل چلپاسہ (چھپکلی ۱۲) کے کہ جنکا کھانا حرام ہی پانی مین ریزہ ریزہ ہوگئے
تو غسل اور وضو کرنا اوس سے درست ہی مگر پینے کے واسطے مکروہ
تحریمی لکھا ہی نہ بوجہ نجاست کے بلکہ اوسکے گوشت کی حرمت کے سبب
سے کہ اجزا اوسکے پانی مین پراگندہ ہو جاتے ہین بخلاف ماہی (مچھلی ۱۲) کے
کہ وہ اگر پارہ پارہ بھی ہو جاوے تاہم پانی کا پینا حرام اور مکروہ نہوگا کیونکہ
اسکا گوشت پاک بھی ہی اور حلال بھی ہی ہان ماہی طافی کو درصورت
ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعض علمانے حکم مینڈک کا دیکر اوس
پانی کے پینے کو مکروہ تحریمی لکھا ہی اس وجہ سے کہ اوسکا کھانا
بھی حرام ہی پس اس صورت مین اجزاے منتشرہ (پراگندہ ۱۲) غوک (مینڈک ۱۲) وغیرہ
کو مع آب مخلوط (پانی ملا ہوا ۱۲) بقدر امکان خارج (باہر ۱۲) کرکے پینے کے واسطے
بھی مباح اور درست کرنا چاہیے یعنی جہانتک حد امکان مین ہو پانی کو نکالنا چاہیے
کہ اوسکے سب اجزا اور وہ پانی جو ساتھ اجزا کے باہم مخلوط ہو گیا
ہی بگمان غالب نکل جاوے اور قلب کو اطمینان ہو جاوے اور شبہہ پانی کی
نجاست کا نہ باقی رہے اور لفظ امکان کا اسواسطے لکھا کہ جب پانی کا نکالنا حد امکان سے
باہر ہو یا حد امکان مین ہو لیکن کسی وجہ سے پانی کا نکالنا متعذر اور دشوار سمجھا جاوے تو اوسوقت غیر

۵ جنمین خون بہنے والا نہین ہی ۱۲ منہ امتزاجی بلندی

۶ جواب ...

پینے کے واسطے بھی جائز اور مباح قرار دیا جاویگا یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ **قولہ** اَوْ مَاتَ فِیْھَا اٰدَمِیٌّ اَوْ شَاۃٌ اَوْ کَلْبٌ ح یا مرا کنوئین مین آدمی یا بکری یا کتا اے عزیز معلوم کر کہ جانور کا کنوئین مین گر کر باہر نکلنا تین حال سے خالی نہین ہی یا تو زندہ ہی نکلیگا یا مردہ نکلیگا یا سڑا ہوا اور پھولا ہوا نکلیگا تیسری صورت کا تو بیان ہو چکا اب دوسری صورت کا بیان یہ ہی کہ اگر جانور مردہ چاہ سے نکلا تو دیکھنا چاہیے کہ باعتبار جسمیت اور جثّے کے بڑا ہی بقدر آدمی اور بکری اور کتے اور بلّی کے یا متوسط ہی مثل کبوتر اور مرغی کے یا چھوٹا ہی برابر چوہے اور چھچھوندر اور کنجشک کے پس اگر جثّے مین بڑا ہی مثل کتّے اور بلّی اور بڑی بط وغیرہ کے یا بڑے جانورون کا بچہ ہی اگرچہ ساقط حمل ہو تو دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک یعنی دو سو ڈول نکالنا واجب ہی اور تین سو نکالنا مستحب ہی اور اگر جانور متوسط ہی مثل کبوتر اور مرغی وغیرہ کے یا متوسط جانورون کا بچہ ہی خواہ وہ جانور حرام ہو یا حلال تو چالیس ڈول نکالنا واجب اور ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہی اور اگر جانور چھوٹا ہی مثل موش اور کنجشک وغیرہ کے تو بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس ڈول نکالنا مستحب ہی اور اگر چوہے کی دم کٹکر کنوئین مین گرے تو بوجہ خون کے جو اوسمین بھرا ہوا ہی دو سو ڈول نکالنا واجب ہوگا اور دو جانور متوسط تک وہی حکم چالیس ڈول کا ہی ساٹھ تک اور تین جانور متوسط کا حکم ایک جانور کلان کا ہی یعنی دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور ایسا ہی دو جانور خرد تک وہی حکم بیس ڈول نکالنے کا ہی تیس تک اور تین جانور

(حاشیہ: درمیان کا — درمیانی — چوہا — چڑیا جسکو گوریا کہتے ہیں — ضرور — چھوٹا)

خرد کا حکم ایک جانور متوسط کا ہے یعنی چالیس ڈول نکالنا چاہیے ساٹھ تک معلوم ہو کہ بلی کو جناب قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرہ نے مالابدمنہ مین جانوران کلان مین قرار دیا ہے اور شامی اور طحطاوی اور فتح القدیر اور درمختار اور ہدایہ اور قاضیخان اور عالمگیری اور کبیری اور کنز اور بحر الرائق مین جانوران متوسط مین لکھا ہے اور ازانجا کہ جناب قاضی صاحب موصوف کا کلام مشتمل و پر احتیاط کے ہے لہذا اس مقام پر بھی جانوران کلان مین شمار کیا اور قطع نظر اسکے در صورت اتباع کتب مذکورہ کے ہم ملا مالابدمنہ والے کو موجب وحشت کا ہوتا کہ یہ مالابدمنہ کے خلاف لکھا لہذا ایسے شخص کو چاہیے کہ اگر کہین اس رسالے مین خلاف رسائل فارسی اور اُردو کے پاوے تو تمام کتب مذکورۂ بالا کی طرف رجوع کرے کتب مذکورۂ بالا مین سے ایک دو کتاب پر اکتفا نکرے یا کسی مولوی سے کہے کہ ان کتابون مین دیکھکر اوسکی تفہیم کردے دوسری صورت کا بھی بیان ہو چکا اب پہلی صورت کا بیان سُننا چاہیے کہ اگر جانور زندہ کنوئین سے نکلا تو دیکھنا چاہیے اگر وہ جانور نجس العین ہے یعنی سُور ہے تو خواہ اوسکا مُنہ پانی مین داخل ہوا ہو یا جدا رہا ہو دونون صورتون مین کنوان نجس ہو جائیگا دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک اور ہر چند کہ کُتے کے نجس العین ہونے پر فتویٰ نہین ہے مگر اس مسئلے مین یہی حکم رکھتا ہے یعنی خواہ مُنہ کُتے کا پانی مین داخل ہو یا نہین ہر صورت کنوان نجس ہو جاویگا دو سو یا تین سو ڈول نکال کے طاہر کرنا چاہیے کذا فی الکبیری اگرچہ صاحب درمختار نے درصورت

مُنہ نہ داخل ہونے کے طہارت چاہ کا حکم دیا ہی مگر قول کبیری کا کبیر معلوم ہوتا ہی
آور اگر وہ جانور نجس العین نہین ہی تو دیکھنا چاہیے کہ اوسکا مُنہ پانی مین داخل ہوا
یا جدا رہا اگر اوسکا مُنہ پانی مین داخل ہوا تو اوسوقت مین اوسکے پس خوردہ اور
جھوٹھے کو دیکھنا چاہیے آور پس خوردہ کا حکم ان شاء اللہ تعالی ہم آخر مین بیان کرینگے
پس اگر پس خوردہ اوسکا پاک ہی تو پانی بھی پاک ہی اور اگر پس خوردہ اوسکا نجس ہی
تو پانی بھی نجس ہی وہی دو سو ڈول نکالنا چاہیے تین سو تک آور اگر پس خوردہ
اوسکا مکروہ ہی یا مشکوک ہی تو ان دونون صورتون مین کچھ نکالنا واجب نہین ہان
دس ڈول نکالنا دونون صورتون مین مستحب لکھا ہی آور وہ جو مشکوک کی
حالت مین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تمام پانی کا نکالنا فتاوائے قاضیخان وغیرہ
مین مروی ہی تو محمول ور استحباب کے ہی نہ وجوب کے کما لا یخفی علی المتبحر الالمعی آور
اگر مُنہ اوسکا پانی سے جدا رہا اور اوسکے بدن پر کوئی ناپاکی نہین تھی تو اگرچہ جھوٹھا
اوسکا نجس ہو سوائے سُور اور کُتّے کے کہ انسے بہرکیف کنوان ناپاک ہوجاتا ہی کنوئین
کو نجس نہ کریگا مگر چونکہ اوسکے مُنہ کا پانی مین داخل ہونا یا جدا رہنا اکثر غیر محقق اور
نامعلوم رہتا ہی بلکہ گمان غالب تو یہی ہوتا ہی کہ وقت گرنے کے مُنہ اوسکا پانی مین
داخل ہی ہوگیا ہوگا تو اس صورت مین احتیاطًا وہی حکم جاری کرنا چاہیے جو اوپر
مذکور ہوچکا یعنی اوسکے پس خوردے کا لحاظ کرکے درصورت مکروہ اور مشکوک
ہونے کے حکم دس ڈول نکالنے کا اور درصورت نجس ہونے کے حکم

دو سو ڈول یا تین سو نکالنے کا دینا چاہیے واللہ سبحانہ اعلم قولہ المعتبر
الدلو الوسط ح اور معتبر ڈول درمیان کا ہے معلوم ہو کہ دلو وسط کی تعریف مین
اقوال مختلف ہین صحیح تر قول یہ ہے کہ جسمین ایک صاع پانی سماوے اور صاع لکھنؤ
کے قدیم سیر سے تخمیناً تین سیر کا ہوتا ہے پس نکالنا ڈولون کا اتنے بڑے ڈول سے
اعتبار کرنا چاہیے اور اگر ڈول بڑا یا چھوٹا ہو تو اسی ڈول کے حساب سے کم و بیش کرلین
مثلاً اگر دو سو ڈول نکالنے منظور ہین اور ڈول اتنا بڑا ہے کہ اوسمین چھ سیر پانی سماتا ہے
تو ایک سو ڈول نکالنا کافی ہے اور اگر ڈول اتنا چھوٹا ہے کہ اوسمین ڈیڑھ سیر پانی سماتا ہے
تو اس صورت مین چار سو ڈول نکالنے چاہیین اور اسی طریقے پر گھڑے اور ٹپ کو بھی
قیاس کرلینا چاہیے اور کنوئین سے اکثر ڈول کا بھر کر نکلنا ایسا ہے کہ پورا بھر کر نکلے یعنی
اگر تھوڑا سا خالی ڈول کنوئین سے نکلتا ہے تو خالی ہونے کے عوض شمار معین مین
زیادہ کرنے کی ضرورت نہین ہے اور پے در پے نکالنا بھی موافق قول مختار کے ضرور نہین
بلکہ اگر دو سو ڈول نکالنا منظور تھا اور اوسکو ہر روز ایک ایک ڈول نکالکر دو سو روز مین
پورا کیا تو دو سو روز کے بعد کنوان پاک ہو جائیگا اور واجب ہے نکالنا ڈولون کا بعد
نکالنے ناپاکی کے مگر جسوقت مین کہ نکالنا ناپاکی کا متعذر ہو مثل لکڑی یا اینٹ یا کپڑے
نجس کے کہ کنوئین مین گرنے کے بعد معلوم نہین ہوتا تو اسوقت مین اگر قبل نکالنے
اوسکے ڈول نکال ڈالین گے تو بھی کنوان طاہر ہو جائیگا اور جب کنوان طاہر
ہو گیا تو اوسکی تبع سے رسی اور ڈول اور کنوئین کی جگت وغیرہ سب پاک ہو جائیگی

قوله وقالا منذ وجد اور فرمایا صاحبین نے جسوقت سے کہ پایا جاوے جانور
اے عزیز معلوم کر کہ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہین کہ
جب کنوئین مین کوئی جانور مردہ یا بوسیدہ پایا جاوے یعنی کنوئین کے اندر پانی نکالتے
وقت دیکھا جاوے پس دیکھنے کے وقت سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا یعنی
جب جانور دیکھا گیا اور ہنوز اوسکی طہارت نہین کی گئی تھی کہ کسی محدث نے اوسکے پانی
کو وضو یا غسل مین استعمال کیا تو اس وضو یا غسل سے جو نماز پڑھی ہی اوسکا اعادہ کرنا
چاہیے اور جو کپڑے اور ظروف ناپاک کہ اوس پانی سے دہوئے ہون اونکو دوسرے
پانی سے طاہر کرنا چاہیے اور اوس پانی سے جو کھانا پکا ہی اوسکو نہ کھانا چاہیے بعض کے
نزدیک صاحبین کے اس قول پر بھی فتوی ہی مگر یہ اوس صورت مین ہی کہ جب پہلے
سے گرنے کی کوئی علامت اور نشانی نہ پائی گئی ہو اور اگر پہلے سے گرنے کی کوئی علامت
پائی گئی جیسے کہ پانی مین بدبو دو ایک روز پہلے سے آتی تھی اور پیچھے اوسکے جانور
بوسیدہ چاہ سے نکلا تو اس صورت مین امام صاحب کے قول کے موافق عمل کرنا ضرور
ہی امام صاحب کا قول یہ ہی کہ جب جانور کا گرنا چاہ مین معلوم ہوا تو ظاہر ہی کہ اوسیوقت
سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم ہوگا اور اگر گرنا معلوم نہین تو اگر مردہ جانور کنوئین سے نکلا
تو ایک شب اور ایک روز پہلے سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا اور اگر بوسیدہ یعنی
سڑا ہوا یا پھولا ہوا جانور چاہ سے نکلا تو تین روز اور تین رات پہلے سے کنوئین کی
ناپاکی کا حکم کیا جائیگا یعنی درصورت مردہ نکلنے کے ایک روز اور ایک شب کی نماز کا اعادہ کرنا چاہیے

(حواشی: سڑا ہوا — برتن — پھر پڑھنا — کنوئین)

۲۷ قول صاحبین پر فتوی بعض کے ... [illegible]

اگر اس مدت مین وضو یا غسل حدث سے اس کنوئین کے پانی سے کیا ہو اور اگر ظروف اور (برتن ۱۲)
پارچہ وغیرہ نجس کو اس پانی سے پاک کیا ہو تو ان سبکو طاہر کرنا چاہیے اور جو وضو یا غسل بدون (کپڑا ۱۲)
حدث کے اس پانی سے کیا ہو یا ظرف یا پارچہ پاک اس پانی سے آلودہ ہوا ہو تو وہ ناپاک
نہین ہوتا اور درصورت جانور بوسیدہ نکلنے کے تین روز اور تین شب کی نماز کا اعادہ
کرنا چاہیے اگر اس مدت مین وضو یا غسل حدث سے اس کنوئین کے پانی سے
کیا ہو بخلاف قول صاحبین کے جو اوپر مذکور ہو چکا کہ اونکے نزدیک اگر جانور کے
گرنے کا وقت معلوم نہو تو کسی صورت مین ایک روز اور ایک شب یا تین روز
اور تین شب پہلے سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم ہرگز نہ دیا جائیگا یعنی ایک روز و شب
یا تین روز و شب کی نماز کا اعادہ کرنا یا ظروف اور پارچے کو دھونا ضرور نہین بلکہ جسوقت
کہ جانور کنوئین مین پایا گیا اوسیوقت سے کنوئین کی ناپاکی کا حکم کیا جائیگا کیونکہ ہوسکتا
ہو کہ اسیوقت اس جانور مردہ یا بوسیدہ کو کسی جانور زندہ نے مار کر یا ہوا نے اوڑا کر
یا کسی طائر نے آسمان سے بالفعل چاہ مین گرا دیا ہو لہذا بعض علما نے واسطے
آسانی خلق اللہ کے اس قول صاحبین پر بھی فتوی دے دیا ہو بشرطیکہ پہلے سے
کوئی علامت گرنے کی مثل بدبو وغیرہ کے نہ پائی جاتی ہو ورنہ امام صاحب کے
قول پر جسکا ذکر ہو چکا عمل کرنا ضرور ہوگا اسی واسطے مناسب یہ ہو کہ جب پانی
مین بدبو متمیز ہو اوسی وقت سے اوس پانی کے استعمال سے دست کش (معلوم ۱۲) (ہاتھ کھینچا ۱۲)
ہو کر تفتیش کرنا چاہیے اگر نجاست یا کسی جانور مردہ یا بوسیدہ کی وجہ سے ہو (دریافت ۱۲)

تو اوسکو نکالکر چاہ کو طاہر کرنا چاہیے کہ آیندہ طاہر کرنے ظروف اور پارچے کے
باعث سے تکلیف اوٹھانا نہ پڑے واللہ اعلم بالصواب مسالہ جنب یعنی
غسل کی احتیاج والا کنوئین سے ڈول نکالکر اپنے سر پر ڈالتا ہی بعد ازان پھر
ڈول کنوئین سے نکالکر اسیطرح نہاتا ہی اور قطرے پانی کے اوسکے بدن سے
ٹپک کر کنوئین مین گرتے ہین ضرورت کی وجہ سے کنوان نجس نہوگا مسالہ
اگر کوئی شخص غسل کرکے کنوئین کے اندر جاوے کنوان پاک رہیگا مسالہ
اگر محدث یعنی بے وضو یا جنب جسکو غسل کی احتیاج ہی کنوئین کے اندر جاوے
اور اوسکے بدن پر کسی قسم کی ناپاکی نہ لگی ہو تو کنوان طاہر رہیگا اور پانی مستعمل نہوگا
اگر جانا اوسکا واسطے وضو اور غسل کے نہو بلکہ ڈول وغیرہ نکالنے کے واسطے یا
کسی دوسری ضرورت کے لیے ہو جیسا کہ محدث یا جنب کسی ظرف بھرے ہوئے
پانی مین ہاتھ ڈالے واسطے اوٹھانے کے یا واسطے آبخورہ نکالنے کے اوسمین سے
تو پانی مستعمل اور ناپاک نہوگا کذا فی الدر المختار ہان اگر ہاتھ اوسمین ڈالا ہی واسطے
دھونے کے تو البتہ پانی مستعمل ہو جائیگا و علی ہذا القیاس اگر جانا اوسکا کنوئین مین واسطے
وضو یا غسل کے ہی اور نشانی اوسکی یہ ہی کہ اوسنے کنوئین مین جاکر موافق عادت اور
دستور کے مضمضہ اور استنشاق یعنی کلی غرغرہ وغیرہ کے ساتھ وضو یا غسل کیا
تو بیشک پانی مستعمل ہو جائیگا اور پانی مستعمل کے طاہر غیر مطہر ہونے پر فتوی ہی پس
اوس پانی کی اب بھی طہارت باقی ہی مگر تطہیر زائل ہوگئی یعنی وہ پانی پاک تو اب بھی ہی

مگر دوسری چیز کو پاک کرنے والا نرہا تو اوسکی تطہیر حاصل کرنے کے واسطے یعنی
اسواسطے کہ وہ پانی دوسری چیز کو پاک کرنے والا بھی ہوجاوے نکالنا بیس یا
پچیس ڈول کا کفایت کرتا ہی اور وہ وضو کرنے والا با وضو اور غسل کرنے والا طاہر
ہوگیا اور یہ نزدیک امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اور اسی پر فتویٰ ہی اور اگر کسی کے بدن
پر ناپاکی ظاہری شل پیشاب و غیرہ کے لگی ہو اور وہ کنوئین مین جاوے تو اگر اوسکو
وضو اور غسل کی احتیاج بھی نہو تاہم سب کے نزدیک کنوان نجس ہوجائیگا دو سو ڈول
یا تین سو نکال کے کنوئین کو طاہر کرنا چاہیے **قوله** وَسُؤرُ الْآدَمِيِّ وَالْفَرَسِ
وَمَا يُؤكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ اور جھوٹھا آدمی کا اور گھوڑے کا اور اون جانورون
کا جنکا گوشت حلال ہی پاک ہی یعنی جھوٹھا آدمی کا خواہ وہ مسلم ہو یا کافر مرد ہو یا عورت
اگرچہ غسل کی احتیاج ہو یا عورت حیض اور نفاس سے ہو بہر صورت طاہر اور پاک ہی
کیونکہ نجاست کافر کی اعتقادی ہی اوسکے کفر کی وجہ سے کچھ اوسکے منہ مین گویا موت
تو بھرا ہی نہین ہی ولہذا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرون کو جو بطریق ایلچی گری
کے آپکی خدمت مین حاضر ہوے تھے مسجد حرام مین ٹھہرایا اور شب باش کرایا ہی
وعلیٰ ہذا القیاس نجاست بے غسل اور عورت حیض والی اور نفاس والی کی بھی معنوی
ہی صوری اور ظاہری نہین ہی کہ پس خوردہ اوسکا ناپاک ہو اور جھوٹھا گھوڑے کا
بھی پاک ہی اگرچہ گوشت اوسکا نزدیک امام صاحب کے ایک روایت مین مکروہ تحریمی
ہی مگر کراہت اوسکی احترام کی وجہ سے ہی کہ جہاد مین بکار آمد ہوتا ہی نجاست کی وجہ

اگر کسی کے بدن پر نجاست ظاہری ہو اور وہ کنوئین مین جاوے

جھوٹھا آدمی اور گھوڑے کا بیان

سے نہین لہذا جھوٹھا اوسکا مکروہ نہوا اور اسیطرح جھوٹھا اون جانورون کا جنمین دم
سائل یعنی خون بہنے والا نہین ہی بلاکراہت پاک ہر اور ان سب کا جھوٹھا یعنی آدمی
کا اور گھوڑے کا اور جانوران ماکول اللحم اور جانوران غیر دموی کا یعنی اون جانورون
کا جنمین دم سائل نہین ہر بلاکراہت خود بھی پاک ہر اور دوسری چیزون کا پاک کرنیوالا
بھی ہر اور جھوٹھا خنزیر اور کُتے کا اور تمام چوپائے درندون کا مثل شیر اور چیتے اور
بھیڑیے اور سیار وغیرہ کے سواے اہلی بلّی کے کہ اوسکا حکم آگے آتا ہر نجس مغلظ
ہر۔ اور جھوٹھا اہلی بلّی کا اور مرغی کوچہ گرد کا اور درندون طیور کا مثل شکرے اور
باز وغیرہ کے اور جانوران سواکن بیوت کا مثل چوہے اور چھچھوندر وغیرہ کے مکروہ
تنزیہی ہر دوسرا پانی پاک موجود ہونے کے وقت اور اگر دوسرا پانی پاک موجود
نہین ہر تو جھوٹھا ان جانورون کا مکروہ تنزیہی بھی نہین ہر۔ اور جھوٹھا خر اور خچّر
کا بلاشک طاہر ہر مگر مطہّر ہونا اوسکا مشکوک ہر یعنی اوسکی طہارت مین شک نہین
یہانتک کہ اگر آب قلیل مین وہ گرے تو اگر اوس آب کے آدھے سے کم ہر تو اوس سے
وضو جائز ہر مثل آب مستعمل کے کہ وہ اگر آب مطلق قلیل مین پڑجاوے تو اگر مستعمل
نصف مطلق سے کم ہر وضو جائز ہر ہان طہوریت اوسکی مشکوک ہر یعنی بذات خود
تو بلاشک طاہر ہر مگر شک اس امر مین ہر کہ دوسری چیز کو طاہر کرتا ہی یا نہین پس جب
دوسری چیز کے طاہر کرنے مین شک ہوا لہذا اگر آب مطلق طاہر غیر مشکوک موجود
نہو بجز پس خوردہ خر اور خچّر کے تو چاہیے کہ اوس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرلے

احتیاط کے واسطے اور قول مختار یہ ہی کہ اوسکو اختیار ہی چاہے وضو پہلے کرے یا تیمم
اور قول مولانا عبید اللہ صاحب شرح وقایہ کا رحمۃ اللہ علیہ جو بحرف ثم ذکر کیا سو وہ
بھی ایک قول صحیح ہی منجملۂ اقوال متعددہ کے مشیر ہی طرف تقدیم وضو کے اور جمع کرنا
(چند قولون مین سے ۱۲ — اشارہ کرنے والا ۱۲ — مقدم کرنا ۱۲)
درمیان وضو اور تیمم کے واسطے آب مشکوک کے ہی بخلاف آب مکروہ کے کہ جب غیر مکروہ
پانی نہ ملے تو اوس سے فقط وضو کرنا کفایت کرتا ہی ضرورت تیمم کی نہین ہی **قولہ**
والعرق معتبر بالسؤر اور پسینا اعتبار کیا گیا ہی ساتھ پس خوردہ کے یعنی
پسینے کا حکم جھوٹھے کا سا ہی اگر جھوٹھا پاک ہی تو پسینا بھی پاک ہی اور اگر جھوٹھا نجس
ہی تو پسینا بھی نجس ہی اور اگر مکروہ ہی تو پسینا بھی مکروہ ہی اور اگر مشکوک ہی تو مشکوک ہی
کیونکہ جھوٹھا مخلوط ہوتا ہی لعاب کے تھا اور لعاب اور پسینا دونون پیدا ہوتے ہین
(ملا ہوا ۱۲)
گوشت سے لہذا پسینے کا حکم طہارت اور نجاست اور کراہت وغیرہ مین جھوٹھے کے مثل ہوا
قولہ فان عدم الماء الا نبیذ التمر قال ابو حنیفۃ رح بالوضوء بہ
فقط ح یعنی اگر معدوم ہو پانی سوائے نبیذ تمر کے فرمایا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
اوس سے وضو کرنے کو فقط آی عزیز از جان اس بات کو جان کہ نبیذ بتقدیم نون
بر باے موحدہ اور آخر مین ذال معجمہ بروزن شہید مگر فارسی مین دال مہملہ کے ساتھ
پڑھنا بھی صحیح ہی اوس پانی کو کہتے ہین جو چھوہارے یا جو وغیرہ کو بھگو کر حاصل
کیا جاوے اور تمر بالفتح اسم جنس ہی خرمے اور چھوہارے کے معنی مین ایک ہو
یا زیادہ اور تمرۃ تاے وحدت در آخر مفرد ہی ایک چھوہارے کے معنی مین الغرض

(حاشیہ: در بیان پسینے کا بیان)
(حاشیہ: در صورت نبیذ پانی کے سوا نبیذ تمر سے وضو کا بیان)

ماتن متن وقایہ مولانا محمود تاج الشریعۃ نے لکھا کہ جب سواے پانی چھہ بارے کے
اور پانی نہ ملے تو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یہ ہو کہ اوس پانی سے وضو کرنے پر
اکتفا کرے یعنی اوس پانی سے فقط وضو کیا کرے اور تیمم نکرے اور ابو یوسف رحمۃ اللہ
علیہ کا فرمان یہ ہو کہ فقط تیمم کرے اور اوس پانی سے وضو نہ کرے اور امام محمد
رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہو کہ وضو اور تیمم دونون کرے سو شارح وقایہ مولانا عبید اللہ
صدر الشریعۃ نے شرح کی کہ یہ اختلاف اوس وقت مین ہو کہ جب چھوہارون کا پانی
شیرین اور رقیق مثل پانی کے بہنے والا ہو لیکن جسوقت کہ سخت اور تیز ہوگیا اور
نشہ دینے لگا تو پھر اوس سے وضو کرنا کسی کے نزدیک جائز نہین تم کلامہ
(تمام ہوا کلام صدر الشریعۃ کا)
اور بحر الرائق مین یون ہو کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے رجوع کیا ہو اپنے قول مذکور
سے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف یعنی پیچھے یہ فرمایا ہو کہ نبیذ تمر یعنی
شربت خرما سے وضو نکرنا چاہیے فقط تیمم کرنا چاہیے اسی پر فتوی ہو چنانچہ مولانا
محمد علاء الدین حصکفی صاحب در مختار نے بھی یہی تقریر کی ہو کہ تیمم مقدم کیا جائے
نبیذ تمر پر یعنی فقط تیمم متعین ہو بر مذہب مفتی بہ کیونکہ جب مجتہد نے رجوع کیا کسی قول
سے تو اوس قول پر عمل کرنا مقلد کو جائز نہین اگر کوئی شخص کہے کہ مقدم کیا جاوے
جو ترجمہ قول در مختار کا ہو اوسکی تفسیر متعین ہو کیسے ہو سکتی ہو ہم کہتے ہین کہ مقصود
اوسکا یہ ہو کہ تیمم مقدم کیا جاوے اور وضو نبیذ تمر سے مؤخر کیا جاوے جواب اوسکا
یہ ہو کہ تمھاری تقریر پر رجوع کامل امام صاحب کا اپنے قول سابق سے ثابت نہوگا

بلکہ اقرار اور اثبات قول سابق مع زیادت قول ثانی البتہ ثابت ہوگا اور وہ جو رجوع
ناقص ایک قسم کا تمھاری تقریر پر بھی نکلتا ہو سو وہ غیر معتبر ہو اور مقصود یہان رجوع کامل
امام صاحب کا ہو قول سابق سے بطریق نقض کے یعنی قول ثانی امام صاحب کا
نقیض ہو قول اول کا نہ ضد ضد جو تمھارے بیان سے ظاہر ہوتا ہو اور فرق درمیان
نقیض اور ضد اور نقیض نقیض اور ضد ضد اور نقیض ضد اور ضد نقیض کے جو ہو تم کو
معلوم ہوگا اور اگر نہ معلوم ہو تو کسی منطقی سے دریافت کر لینا ورنہ اگر ہم سے ملاقات
ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم تمھاری تسکین کر دینگے اور اگر تم ہٹ دھرمی کر کے جسکی
کوئی دوا ہی نہین ہو لا نسلّم کہو گے تو ہم شاہدین عادلین ادلہ عقلیہ اور براہین نقلیہ
کو اپنے مدعا پر گذرانکر پڑھین گے مصرع درجہل مرکب ابدالدہر بمانی ٭ اگر کسی کے
ذہن مین گذرے کہ تم تو کہہ چکے ہو کہ یہ رسالہ ہمنے عام فہم واسطے تعلیم باشندگان دیہات
کے لکھا ہو تو پھر اوسکو اس تقریر معقولی سے کیا علاقہ جو ایراد کر رہے ہو سو جواب اوسکا
یہ ہو کہ سیدھے اور سادے آدمیون کے واسطے تو ہم صاف صاف مسائل اوپر
مذکور کر چکے ہین اور وہ لوگ اعتراض کیون کرنے لگے جو اس قسم کا جواب پا دین گے
یہ تقریر تو واسطے اون لوگون کے ہو جو نفسانیت سے بحث اور مذاکرہ لایعنی کو اپنی
نام آوری کا باعث جانکر واسطے تذلیل اور توہین بندگان خدا کے بے محل اعتراض
کر کے بمصداق قول مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْهِ کے جسکا ترجمہ
یہ ہو چاہ کنندہ را چاہ در پیش دوسرون کے گرنے کے واسطے کنوان کھود کر وہ خود

کنوئین مین گر کر رسوا اور ذلیل ہوتے ہین خصوصًا صاحب کسی مناظر سے اونکو سابقہ پڑ جاتا ہی تو وہ بعون اللہ سبحانہ اچھی طرح سے اونکے کان پکڑکر اوسی چاہ مین اونکو غوطے دیتا ہی غرضکہ مسائل چاہ کے جو کہ کثیر الوقوع تھے واسطے افادہ برادران دینی کے اس مقام پر لکھے گئے جس شخص کو مسائل نادر الوقوع کی ضرورت پڑے یا مسائل حوض اور تالاب کا دریافت کرنا تحقیق علمی کے ساتھ منظور ہو تو اوسکو چاہیے کہ ہماری شرح عربی کی طرف رجوع کرے کہ اوسمین ہمنے جملہ اقسام آب تحقیق صرفی و نحوی منقولی و معقولی کے ساتھ بروجہ تمام و کمال مصرح بیان کیے ہین ھٰذا ما اردنا

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمت خاتمۃ الکتاب

واضح ہو کہ اس قطرۂ بے ثبات نے رسالۂ آب حیات کو لکھکر اپنے اُستاد کامل جناب مولانا واصل کی خدمت سراپا برکت مین پیش کیا کون استاد وہ جنکا نام نامی و اسم گرامی جناب مولوی و منشی شیخ محمد علی صاحب طلیق رئیس قصبہ مسوہ ضلع فتحپور ادام اللہ ایامہا بالسرور نے بصنعت توشیح اس طریق پر استخراج فرمایا ہی آب لآلی الفاظ سے تاب جواہر آبدار کو شرمایا ہی - نظم

ج	جانشین رسول جن و بشر	ن	نائب بارگاہ پیغمبر	ا	انس فرمای ہر صغیر و کبیر
ب	باعث فرحت امیر و فقیر	م	مرجع طالبان علم و ہنر	و	وافی شائقان حسن سیر
ل	لعل رخشان کان عز و شرف	ا	آبرو بخش جان عز و شرف	ن	نور سیمای مقبلان زمن

۴

در وصف ابیات از

سلیمان ... ارقام

... (marginal notes, partly illegible)

۱۲ مولوی عبدالمجید ملہوری

قطعہ ۲

تاریخ ...

عبدالمجید الراس

ا	افسر فرق سروران سخن	م	مخزن فضل و معدن عرفان	د	واٰلہ ذکر ایزد دو جہان
ل	لائح گلشن فروع و اصول	و	والی ملک منطق و منقول	ی	یاسمین ریاض مجد و علا
م	منبت نونہال جود و سخا	ح	حامی رہروان شرع متین	م	ماحی رہبہای بدعت دین
د	دوحۂ بوستان علم و حیا	س	سنبل گلستان صدق و صفا	ك	کنز معمور مایۂ فطنت
ن	نغمہ سنج غوامض حکمت	د	در تابان بحر جود و کرم	ر	رائض ابرش علوم ہمم
ع	عالم باعمل خجستہ سیر	ل	لوذعی المعی ہنر پرور	ی	یادگار زمانہ در انشا
خ	خازن طرفہ گنج معنیہا	ا	اختر پر ضیای چرخ جلال	ن	نیر اکبر سپہر کمال
ص	صائب الرای در امور علوم	ا	احسن الفکر در تمام فہوم	ح	حبر بی مثل دہر دانائی
ب	بحر بی حد کہ نیستش ثانی	و	وارث ارث انبیای عظام	ا	اکرم جمع اولیای کرام
ص	صدر او خاتم فصوص حکم	ل	لوح دل مورد فیوض قدم	خ	خلق چون مشک خلق چون خورشید
ا	آن نسیم این صباح یوم سعید	ل	لطف حق آنچنان بہ مبذول	ص	صید تیر دعاست مسئول
پ	پرورش یافت در نعمتش	و	واشدہ جملہ مشکل از کرمش	ر	رحم یزدان گرفت دستش را
ی	یاوری کرد لاجرم ہر جا	ع	عاشق حق و نیز معشوق	م	مثبت صدق و نیز مصدر فست
ف	فیضیاب از درش چہ نیک و چہ بد	ی	یم فیض ست ہر کہ رسد	ص	ضیمران ریاض احسان ست
ہ	ہر کسی آن بریدہ دامان ست		تام نامی او بطرز فصیح		حسن ایضاح یافت در توشیح

میفرستم کنون سلام علیک ترزبانم بگفتن لبیک

مولانا و افضل ممدوح نے بعد ملاحظے کے اس کمترین کو بکلمات تحسین ممتاز فرمایا اور مصاریع کاملہ مین تواریخ تالیف بالسنۂ مختلفہ استخراج فرما کر ارباب لیاقت کو ساغر نشاط پلایا

تاریخ عربی

در بحر رمل مثمن محذوف

نعم اجری عین فیض مولوی عبد الغفور
کیا خوب جاری کیا چشمہ فیض کا مولوی عبد الغفور نے

اللّٰھم اغسل بماء الفضل عنہ السیئات
یا اللہ دھو ڈال ساتھ پانی بخشش کے اوس کے گناہون کو

اذ تَخَر الواصل لہٗ فی مصرع مستکمل
تاریخ لکھی واصل نے واسطے اوسکے مصرعہ کاملہ مین

قد جری حق الیقین الآن ینبوع الحیات
تحقیق جاری ہوا یقیناً اب چشمہ حیات کا

ایضاً فارسی

مسدس محذوف

بانی این چشمہ شیرین کام باد
از فیوض بحر جود ذو الجلال

گفت واصل سال این آب حیات
فیض جاری باد از نام نہال

ایضاً اردو

در بحر ہزج مثمن سالم

یہ آب زندگانی یا زلال نافع دین ہے
بہت فائق ہے یہ اور شربت حیوان ہے کم اس سے

کہا واصل سے آکر خضر نے تاریخ لکھ اسکی
یہ ہے وہ چشمۂ اطیب سکندر بہرہ ور جس سے

پس ازان جناب واصل موصوف نے رسالۂ ممدوحہ کو بخدمات فیض بخش فضلای بمبئی علی الخصوص اپنے استاد والا مناقب مدرس اعلی مدرسہ محمدیہ بمبئی جناب مولانا مولوی محمد عبید اللہ صاحب کی نظر اکسیر اثر مین جنکا مرتبہ علیا اس تقریظ سے جو خود بدولت مولانا واصل نے اونکی بعض تصنیفات پر تلازم علم منطق مین لکھی تھی اور منطوق اعجاز سے زبان منطق کی ناطق کی تھی ظاہر ہے ارسال فرمایا۔

ہذا التقریظ قرظہ العالم اللبیب و الفاضل الادیب الفصیح الذی وجدت الفصاحۃ بفصاحتہ الاعزاز و البلیغ الذی بلغت بلاغتہ حد الاعجاز حسان الوقت و الزمان مولانا المولوی محمد سکندر علی خان المتخلص بالواصل لوصولہ الی ذروۃ الفضل و الکمال المتوطن بنجا الصفو لوفور خلوصہ فی العلوم و الاعمال رقاہ اللہ تعالی علی مراقی العز و الجلال و وقاہ عن کل شر فی الحال و المآل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یا ربنا علی ما علمتنا من الحکم و الاحکام + و لقنتنا ترتیب المقدمات لتنکشف علینا نظریات الاسلام + و نصلی علی رسولک الذی صورت لہ تصویرات التصورات و التصدیقات + لنبلغ بہا علی دقائق کلامک الذی فیہ الاشارات الغامضات و الآیات + و علی الہ الذین فرقوا کلیات الشک و الشرک عن الجزئی الحقیقی لاعلاء کلمۃ التوحید و علی اصحابہ الذین بذلوا نتائج اموالہم و انفسہم فی قضایا الشرائع لرفع بنیان التفرید + اما بعد ان مولانا و مولی الفقہاء المحققین + و استاذنا و استاذ الحکماء المدققین + اشرف عبید اللہ + الشہیر بعبید اللہ + الذی کلامہ معرف لتصورات الفقہ و الکلام وقولہ قول شارح لمتن نظریات الاحکام + برہانہ دلیل لاغویاء منہج تصدیقات المسائل + و رسالتہ حجۃ للذین تفکروا فی فکریات الرسائل

دلالته للمستدلین علی مدلولات المنقولات بالمطابقة بل رشاده
للمسترشدین الی کسبیات المشروعات کالاشراقیین بالمکاشفه +
ذهنه فی صفاته جزئی وکلی الجزئیات الشریعه + وفکره جنس لاجناس
العلوم کلها ونوع لانواع الشریعة والطریقة + وان کان باب المنقولات
عرضا عاما بین عام العلماء ولکن فصل المعقولات له خاصه + وان کانت
اعیان الامکان راسخة بغیره ولکن ابنیة الادیان به راضه + وغلق
قضایا الشرائع بحملیته منفصله + وان الصواب مع رأیه فی کل افتاء
متصله + قضیته امر الله واجبة علیه وامره الخلق لطاعة الله موجبة
وجزئیة خطاء الفکر مسلوبة عنه کلیة وحکمه انتاج الفساد عن
الخلق سالبه + مامن متناقضین تناقضا عنده فی نقیضین الا و
رفع التناقض من بینهما براهین قاطعه + ومامن متنازعین تنازعا
فی منعکسین الا وجعلهما متفقین بحجج ساطعه + استقراؤه فی استفتاء
الناس + یفید الیقین کالقیاس + وتمثیله فی تدریسهم قطعا یرفع
الالتباس + استدلاله فی مسألة بحال الجزئی علی الکلی + کاستدلال
غیره فیها بحال الکلی علی الجزئی + اقترن قیاسه الاقترانی مع الصدق
الکامل + واستثنی بالاستثنائی عن الخیال الباطل + ما تفکر فی مسئلة

صغریٰ الا ورتب لہا صغریٰ وکبریٰ ۔ ومارکبہما مرّۃً اولیٰ ۔ الا واخرج منہما
نتیجۃ اخریٰ ۔ لازالت مقدمات افاداتہ مرتبہ ۔ ودامت اشکال افاضاتہ
منتجہ ۔ قد صنّف فی ھذا الزمان رسالتین ۔ بل صنع لبحر الفقہ سفینتین ۔
لیستا بسفینتین بل ہما بحران محیطان ۔ فیہما للغواصین جواہر الادیان ۔
فیہما بالبداہۃ مسألۃ واحدۃ ۔ ولمن تعمق فیہما مسائلُ متوافرۃ ۔ کانہما
میزانان فی لسانین ۔ تُوزَنُ علیہما موزوناتُ العلمین ۔ اُریدُ بہما المعقول
والمنقول ۔ لکن زِنَتَہما للبارعین من ارباب العقول ۔ کل واحد منہما متفرد
فی ذاتہ لیس لہ الثانی ۔ یشہد علی ھذہ المعانی علم المعانی ۔ وما بلغ علی
ھذہ البلاغۃ لسان الانسان ۔ یدل علی ھذا البیان علم البیان ۔
فصاحۃ المطول من فصاحتہ مختصر ۔ وبلاغۃ المختصر فی مقابلتہ محتقر ۔
فقراتہ مسجعۃ مع بدائع الترصیع ۔ وکلماتہ مرصعۃ مع صنائع علم
البدیع ۔ اداتہ من کمال رسوخہا تصلح ان یحکم بہا ۔ وکلمتہ من کمال
وثوقہا تصلح ان یحکم علیہا ۔ واسم العلم من قوۃ دلالتہ یقوم علی
مقام المتواطی والمشکک ۔ ومترادفہ من کثرۃ کنایاتہ یجلس علی مجلس
المشترک ۔ مرکبہ الناقص من کمال بلاغتہ یسکّت المخاطب ۔ ومرکبہ
التام من کمال فصاحتہ یفید المطالب ۔ خبرہ من کمال صدقہ
الدائم لا یحتمل الکذب اصلاً ۔ وانشاؤہ ما قارن الخضوع لاحد الا اللہ
تعالیٰ ۔ حدہ الناقص یفید فائدۃ الحد التام ۔ ورسمہ الناقص کذلک
یفیض الفیض العام ۔ اشکالہ الثلثۃ بدیہی الانتاج کالشکل الاول ۔

وشکله الرابع صحّت عن العقم وتلد الولد الاکمل + دور مضامینہ
یدفع الدور المعلوم + وتسلسل براهینه یقطع التسلسل المفهوم +
ما من مسألة فیه الا واتی علیها بدلائل نقلیه + وما من دلائل
نقلیة الا وارد فها دلائل عقلیه + وما اثبت معلولا الا واقام
علیه براهین لمیه + وما قرر علته الا واوثقها براهین انیه +
وما ادّعی تناهی المطلوب الا ونصب لہ ادلۃ سلّمیه + وما قال
احد لا نسلم الا واورد علیه حججاً مسلّمیه + فسبحان من خلق
الدماغ الاذکیا وزینها بالذکاء والذکاء فقط فضلاء مبنی خصوصاً
حضرت محتشم الیه کی جانب سے یہ جواب آیا اس سراپا نیاز نے بالفاظ اعزاز امتیاز پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً۔ علی المناصب جلی المناقب مخدومی مولوی محمد سکندر علیخان صاحب
اوصله الله الی اعلی المراتب - بعد سلام مسنون ودعای ترقی روزافزون
واضح باد - رساله ومراسله هر دو رسید راحت تازه وفرحت بے اندازه بدل رسانید
وبدریافت حال خیر انجام آن مقبول انام وافحام افحام خصام لیام واتمام مراتب
اشغال واعمال مشایخ عظام ولبس خرقه خلافت طریقهٔ علیهٔ نقشبندیه افاض
الله فیوضها علی ممر الدهور والایام این نشه دوبالا گردید رساله مرسله را از اول
تا آخر بنظر غور دیدم سراسر چشمهٔ فیض یافتم وفیضها برداشتم وبرحرفی جاے حرف
نیافتم بعد مطالعه این تالیف که مبنی از لطافت ذهن منیف مؤلف شریف ست
سجدات شکر بدرگاه رب لطیف بجا آوردم که خادمان مخدومان این نحیف را برین پایه

ہمارا مولوی عبد الغفور اسکا مؤلف ہی — نہین ہی یہ رسالہ بلکہ چشمہ فیض کا ہی یہ
لکھی یون ذوق نے تاریخ اسکی سال تحریرین — بلے مشرب نشین علم کو آب بقا ہی یہ
۱۲۹۶ھ

ایضاً بمناسبت مذکورہ

جزاک اللہ نہالِ گلشن علم آج عالم سے — نجاست جہل کی دھوئی اس آبِ نکتہ دانی سے
نہ کیون ذوق آفرین خوان ہوسنِ تالیف مین اسکے — عجب ہی بحر کوزہ مین طبیعت کی روانی سے
۱۲۹۶ھ

تاریخ تصنیف رسالہ تراویدہ قلم زیبا رقم جناب مولانا و مخدومنا مولوی سید ابو القاسم صاحب متخلص بظاہر ہسوی سلمہ اللہ القوی

ہوون تر زبان کیونکر اہل عجم — عرب سے بہا چشمہ فیض ہی
جو ظاہر ہو ظاہر ہوا اسکا سال — کہا واہ کیا چشمہ فیض ہی
۱۲۹۶ھ

تقریظ دلپذیر بیشبہ و نظیر از خامہ گوہر بار مدقق نکتہ سنج کشاف دقائق معقول و منقول کشاف حقائق فروع و اصول شہریار ممالک فضل و کمال تاجدار بلاد جاہ و جلال تخت نشین کشور سخن شناسی جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی اغناہ اللہ عن الآسی

دریای ناپیدا کنار حمدِ الٰہی و بحر زخار نعت حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار بعدد قطرات الامطار وامواج البحار کی شناوری نہایت مشکل ہی اور اسکی تہ و ساحل تک بڑے بڑے قلزم علوم کہ پیراک اور تیز قدم تیراک ہین پہنچ سکے تھے منجدھار مین تھپیڑے کھا کھا کر آخر کار تھک ہار گئے دم ٹوٹ گئے تیر کر چھوٹ گئے جب اوالعزمون کا یہ حال ہی تو ہماری آستین بالکل خامہ خیالی اور فکر محال ہی یان کو ئی خوشخبری کی عدد و بات ہی جو باعث تسکین تشنہ لبان آب حیات ہو

تو مضایقہ نہین شوق سے زبانِ قلم پر لائیے ذوق سے سنائیے کہان ہین وہ طالبانِ آبِ حیات
تازہ معانی کدھر ہین وہ مشتاقانِ عذبِ فراتِ شیرین بیانی کہ ادھر آئین اور اس نسخۂ آبِ حیات
کے فیضِ تازہ سے مستفیض ہو کر زندۂ جاوید ہو جاوین یہ وہ کتاب ہی کہ جسکے آغوش کلمات مین
مسائل آب و طہارت کے معانی روشن جھلکتے ہین اور جابجا کنارِ فقرات مین جامِ حقِ تحقیق جھلکتے
ہین دقائق حقائق اسکے واسطے متعطشین زُلالِ فضل و کمال کے مصداق ہٰذا عذبٌ فراتٌ
ہین اور حقائقِ دقائق اسکے واسطے غریقانِ گردابِ ہلاکت کے سفائن نجات ہین کیونکہ نہو کہ
بانی اس چشمۂ فیض رسانی کا وہ بحرِ مواج علم و فن ہی کہ جسکی شہرتِ تبحرِ علمی کا دریا تمام عالم مین موجزن
ہی یعنی علامۂ مشہور جناب مولانا مولوی محمد عبد الغفور المتخلص بالنہال دام بالفضل و الکمال
کہ علوم منقولہ مین عالمِ باعمل ہی اور فنون معقولات مین فاضلِ بے بدل ہی عنقای مضمونِ بلند خیالی
اوسکے کنگرۂ ایوانِ فکرِ عالی کا ایک مرغِ دست پرور ہی اور گوہرِ بدارِ حسن معانی اوسکے بحرِ دریا بیانی کا
ایک نمایان جوہر ہی زلفِ لیلای تحقیق اوسی کی آرایشِ دستِ قلم سے مشک اندود ہی اور
چشمِ سلمای تدقیق اوسی کے سوادِ دانش سے سرمہ آلود ہی چنانچہ اسی کتاب احکامِ آب کے
ہر ہر مسائلے مین کسقدر دقتِ نظر کو کام فرمایا ہی کہ ہر چشمۂ تدقیق سے تحقیق کا دریا بہایا ہی باوجود
اختصار ہر مسائلہ مشکل کو مثل پانی کے کسقدر آسانی سے حل کر دیا کہ گویا دریا کو کوزے مین بھر دیا
الغرض مصنف اس رسالے کا بافضال ایزد لایزال نقود علوم ظاہرہ اور معارف باطنہ سے
مالامال ہی چنانچہ جمِ غفیر علمائے نحاریر مین سے ہر صاحبِ کمال اس فقیر کے ہم مقال ہی

سند و خلافت نامہ

کہ جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خان صاحب اصل رئیس خالصپور ادام اللہ فیوضہ الی
بقاء الدہور خلیفۂ جناب مولانا شاہ سید محمد عبد السلام ہسوی قدس سرہ القوی نے

جناب مصنف علام کو بعد فراغ تعلیم علوم ظاہری تلقین سلوک باطنی کے مرحمت فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الینا الانبیاء + وارد فھم العلماء + والصلوۃ والسلام علی
من قال العلماء ورثۃ الانبیاء + وعلی الہ الاتقیاء + واصحابہ الاصفیاء +
اما بعد فان العالم الالمعی + والفاضل اللوذعی + رئیس الشیم النفیسہ
رسیس الحکم الرسسیہ + کشاف استار المعقول + وقاف اسرار المنقول + حلال
عقد العلوم + نقاد نقود الفہوم + افتخار ارباب الکمال + مولانا المولوی **محمد**
عبد الغفور البلندوی النھال + صانہ اللہ المتعال + عن الحزن والملال +
کان تعلم بعض الکتب من علماء الزمان + وفضلاء الاوان + سیما من شیخی بیعتہ
زبدۃ اقطاب الارشاد + عمدۃ الابدال والاوتاد + قطب فلک العرفان + مرشد
الانس والجان + مشیع السنن النبویہ + معین السیر المصطفویہ + معلم العلماء
المتبحرین + ملقن العرفاء الکاملین + مقبول حضرۃ اللہ الغنی + مولانا ومرشدنا
المولوی الحافظ الحاج الصوفی سید **محمد عبد السلام** الھسوی +
قدس سرہ اللہ القوی + ثم المرشد الممدوح امر ھذا المجروح ان یعلمہ ما بقی
من الکتب الدرسیۃ فعلمتہ ما علمنی اللہ العلیم الخبیر + من العلوم الدرسیۃ
المروجۃ اعنی الصرف والنحو والمعانی والبیان والبدیع والعروض والمنطق
والکلام والمناظرۃ والاصول والحکمۃ الطبیعیۃ والریاضیۃ والالٰھیۃ و
التفسیر والحدیث والفقہ والتصوف والمیراث وغیرھا وکتبت لہ ھذہ
الوریقۃ سندا عند العلماء والمتعلمین + والطلبۃ والمستفتین + اللھم اجعلہ

من العلماء الراسخین + والفضلاء الکاملین + آمین یارب العالمین + وصلی اللہ
تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین + نمقہ محمد سکندر علی لقندھاری
اصلاً واللکنوی مولداً والخالصفوری مسکناً ابن محمد عبد الرحیم خان غفر
لہما اللہ الرحمن + تلمیذ العلماء المتبحرین + منہم عمدۃ المحققین مولانا واستاذنا
المولوی شاہ محمد اکبر علی الکاکوروی دامت برکاتہم + وزبدۃ المدققین مولانا
واستاذنا المولوی محمد عبید اللہ عمت فیوضہم مدرس
المدرسۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی لبمبئی حفظ اللہ اہالیہا عن البغی

دستخط اون علمای نامدار اور فضلای باوقار کے جنکو جناب مولانا
مولوی محمد سکندر علی خان صاحب اصل خالصپوری عم فیضہ
نے اپنے شاگرد ممدوح کے جلسۂ دستاربندی مین جمع کیا

امابعد تحقیق حاضر ہوا مین جلسۂ دستاربندی جناب مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب
بلندوی ابن جناب قاضی محمد عبد الرزاق صاحب مین اور سنا مین نے وعظ اور
بیان مولوی صاحب ممدوح کا شامل اوپر جمیع علوم معقولہ اور منقولہ کے واقعی استعداد
خداداد اور قابلیت عطیۂ خالق انام اسی کا نام ہے + ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ قد رقمہ محمد ظہور الاسلام الفتحپوری عفی عنہ
سننے وعظ سے معلوم ہوا کہ مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب رئیس قصبۂ بلندہ کو
استعداد کامل ہے اور اونکے استاد جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی خانصاحب واصل
خالصپوری عم فیضہ نے بکمال محنت اور جانفشانی سے جملہ علوم معقولات ومنقولات

بکمال تحقیق و تدقیق اونکو تعلیم کیے ہین - حررہ فیض علی القشقوی عفی عنہ -
بسماعت وعظ معلوم ہوا کہ جناب مولانا مولوی عبد الغفور صاحب دام افضالہ
علم تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف و اصول و کلام و منطق و حکمت و صرف و نحو و بدیع و معانی
و بیان و علم میراث و جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ مین دخل کثیر اور استعداد بلیغ رکھتے ہین اور اونکے
استاد جناب مولانا مولوی شاہ محمد سکندر علی صاحب متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد
ضلع لکھنؤ نے نہایت محنت اور غایت محبت سے اونکی تعلیم اور تلقین کی ہے - ہذا الکلام
صادق واقعی - رفیق الحق بھاگلپوری -
مولانا المولوی محمد عبد الغفور المتخلص بالنہال قد سمعت وعظہ فعلمت من
بیانہ انہ للعلوم کلھا حبر قمقام + او بحر طمطام - سطرہ المذنب الاواہ احمد اللہ المانکپوری
الحمد للہ تعالی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد بندہ ہیچمدان اثیم عبد الحکیم دیوبندی
عرض کرتا ہے کہ مین بھی اس جلسے مین شریک تھا بیان مولانا مولوی عبد الغفور صاحب
دام بالمواہب کا اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کے مصداق پایا -
الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین اما بعد عاصی رحمت علی
غفر لہ اللہ الولی ساکن قصبہ پوہن جلسہ وعظ و دستار بندی مولوی شیخ محمد عبد الغفور
ابن شیخ محمد عبد الرزاق سلمہما اللہ تعالی مین حاضر تھا اونکے قال سے علوم ظاہری
کا حال اور اونکے حال سے علوم باطنی کا کمال معلوم ہوا - اللھم زد فی قالہ و بارک فی حالہ و کمالہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامدًا و مصلیًا - اما بعد خادم ہر طالب و عالم خاکسار ابو القاسم
عفا اللہ عنہ متوطن قصبہ ہسوہ بجلسہ وعظ و دستار بندی مولانا مولوی محمد عبد الغفور صاحب
سلمہ الواہب حاضر بود از بیان مولوی صاحب ممدوح کہ متضمن جملہ علوم ظاہرہ و باطنہ بود

معلوم شد کہ جناب مولانا مولوی محمد سکندر علی صاحب عم فیضہ ہر انچہ کہ از علمای راسخین
و مشائخ کاملین آموختند بگنجینۂ سینۂ ایشان اندوختند ایزد ذو الجلال از مین مال کمال ہمہ
عالم را مالا مال گرداند بمنہ و کرمہ۔

علمای حامی دین وفقرای صادق الیقین کی خدمت ہمہ برکت مین واضح ہو

کہ خاکسار نجم الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد باشندۂ اکبر آباد عزیزی مولوی محمد عبد الغفور ادام اللہ
بالسرور و اعاذہ عن الشرور کے علم وفضل سے واقف ہوا جملہ علوم مین کامل الاستعداد پایا۔

خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد خدا و درود بر جناب مصطفےٰ ؐ درویش در درویشان بلکہ سگ
ابواب ایشان افقر البشر الی اللہ الاکبر المشتہر بسکندر اصلح اللہ حالہ واحسن مآلہ گزارش مینماید
کہ عالم صلاحیت شعار فاضل ہمہ تن انکسار مقبول بارگاہ ایزد متعال مولانا المولوی محمد
عبد الغفور بلندوی نہال سلمہ اللہ سبحانہ والقاہ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ ہفت سال نزد فقیر
نشست و برخاست نمودند و باذکار و اشغال ہر سہ خاندان نقشبندیہ و چشتیہ و قادریہ و
مراقبات آنہا تا آخر مشغول گردیدند و بقدر استعداد خویش از ہر مقام بہرہ بر داشتند لہذا ایشان
را خلافت و اجازت ارشاد و تعلیم طریقۂ شریفۂ نقشبندیۂ مجددیہ و چشتیہ و قادریہ دادم از طرف
جملہ مشائخ کرام خصوصًا از جانب عارف باللہ حضرت پیر و مرشد خود یعنی جناب مولانا مولوی
سید محمد عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ الی یوم القیام متوطن قصبۂ ہسوہ ضلع فتحپور صانہا اللہ عن
الفتن والشرور کہ بیعت مشار الیہ ستند اللہم اجعلہ للمتقین اماما و شرط الاجازۃ
ترک الاذی عن خلق اللہ الا بحق اللہ واختیار حب اللہ والقطع عما سواہ
واتباع اوامر اللہ والاجتناب عما نہاہ والاقتداء بسیرۃ الصالحین ومطالعۃ

مراد از درویش با فقیر کامل نعمت خواہ و از درویش با فقیر صاحب معرفت باشد چنانکہ صاحب غیاث بآن تصریح فرمودہ و افراد لفظ درا درین مقام مقابلہ معرفت بہر فرد از افراد جمع و جمع ابواب بہ اہتمام آنست برائے فاقہم ۱۲ دقیق حضرت مرشدی

الدر المختار مع حواشیہ واحیاء علوم الدین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

اور یہ کتاب آب حیات تو حل مسائل آب مین دریا کمالات مصنف سے ایک قطرۂ آب کے مثال ہے لیکن اس مشکل سوال کا قلم برداشتہ سائل کے ساتھ جواب دینا بھی مجیب کے کمال تبحر علمی پر دال ہے

سوال

کیا فرماتے ہین علماے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلے مین کہ زید مرا اور اوسنے ایک زوجہ مسماۃ ہند اور ایک پسر مسمیٰ بہ عمرو اور ایک بھائی صالح اور دو دختر مسماتین سعیدہ و رشیدہ چھوڑین اور قبل تقسیم ترکۂ زید کے عمرو اوسکا پسر مرا اوسنے ایک والدہ ہند اور دو فرزند بکر و خالد اور دو ہمشیرگان سعیدہ اور رشیدہ اور ایک چچا صالح چھوڑا اور ہنوز ترکہ تقسیم نہونے پایا تھا کہ ہند نے انتقال کیا اوسنے بنتین مذکورتین یعنی سعیدہ و رشیدہ اور دو ابن الابن مذکورین سابقین یعنی بکر و خالد چھوڑے اور ابھی ترکہ منقسم نہوا تھا کہ رشیدہ راہی دار البقا ہوئی اوسنے ایک بیٹا مسمیٰ بہ عاقل اور ایک بیٹی فاضلہ اور ایک بہن سعیدۂ مذکورہ اور دو ابن الاخ نامبردگان یعنی بکر و خالد چھوڑے اور الی الآن میراث مستحقین کو نہ پونہچی تھی کہ عاقل نے جان بحق تسلیم کی اوسنے ایک بنت معصومہ اور ایک اخت فاضلۂ مسطورہ اور ایک خالہ سعیدۂ مذکورہ چھوڑی اور ابتک حصہ اہل استحقاق کو نہ ملا تھا کہ معصومہ نے وفات پائی اوسنے چار فرزند مسمیٰ بہ عاصم و قاسم و خادم و ہاشم اور تین دختران مسمیات کبریٰ و صغریٰ و زہرا اور ایک پھوپھی فاضلہ مرقومہ چھوڑی اور الی ہذا الیوم ارث وارثون کو نہ پونہچی تھی کہ عاصم نے سفر آخرت اختیار کیا اوسنے ایک زوجہ مسماۃ زاہدہ اور ایک پوتا افضل اور ایک پروتی عابدہ اور تین برادر قاسم و خادم و ہاشم اور تین اخوات کبریٰ و صغریٰ و زہرا چھوڑین اور تا ہنوز حصہ ورثا کو

نہ پہونچا تھا کہ فضل نے دنیا سے رحلت کی اوسنے ایک زوجہ فاطمہ اور والدہ صالحہ اور ایک ابن الخال اور تین باپ کے چچا مشار الیہم اور تین باپ کی پھوپھیان مذکورات سابقات اور ایک دادی مسماۃ زاہدہ اور ایک دختر برادر یعنی بھتیجی مسماۃ عابدہ مسطورۂ سابقہ چھوڑی تو ترکہ ان سب اموات مذکورین کا اونکے ورثہ پر موافق شرع شریف کے کسطرح منقسم ہوگا بینوا توجروا فقط

الجواب ہو الملہم للصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامدًا و مصلیًا و مسلمًا ۔ بعد تقدیم ما تقدم علی الارث و رفع الموانع والخصماء واجتماع الشرائط و انحصار الورثۃ ترکہ ان سب اموات کا اونکے ورثہ پر بحکم شرع طہر یون منقسم ہوگا کہ تمام ترکہ نقد و جنس کے چار لاکھ چھپن ہزار ایک سو بانوے (۴۵۶۱۹۲) حصے بحسب مناسخہ ذیل کرکے اونمین سے سعیدہ کو ایک لاکھ اونتیس ہزار آٹھ سو اٹھاسی (۱۲۹۸۸۸) بکر کو اٹھانوے (۹۸۲۰۸) ہزار دو سو آٹھ خالد کو بھی اٹھانوے ہزار دو سو آٹھ (۹۸۲۰۸) صالح مرحوم فاضلہ کو چھیاسی ہزار (۸۶۵۹۲) پانسو بانوے قاسم کو سات ہزار آٹھ سو بہتر (۷۸۷۲) خادم اور ہاشم ہر ایک کو علی ہذا القیاس سات ہزار آٹھ سو بہتر (۷۸۷۲) کبریٰ اور صغریٰ اور زہرا تینون مین سے ہر ایک کو تین ہزار نو سو چھتیس (۳۹۳۶) زاہدہ کو نو سو چوراسی (۹۸۴) عابدہ مرحومہ فاطمہ کو آٹھ سو اکسٹھ (۸۶۱) صالحہ کو گیارہ سو اڑتالیس (۱۱۴۸) الخال کو چار ہزار آٹھ سو اوناسی (۴۸۷۹) دیے جاوین صورت تقسیم موافق قاعدۂ علم فرائض کے یہ ہے ۔

۴۵۶۱۹۲
۱۹۰۰۸
۱۷۲۸
۵۷۶
۱۹۲
۳۲

مسئلہ ۸ تصحیح ۳۲

زید

زوجہ ہند	ابن عمرو	بنت سعیدہ	بنت رشیدہ	اخ صالح
۱ / ۴ / ۲۴	۱۴	۷ / ۴۲ / ۱۲۶ / ۳۷۸ / ۴۱۵۸ / ۹۹۷۹۲	۷ / ۴۲ / ۱۲۶	م

مسـ ٦ تصحیحہ ١٢ بینہما موافقۃ بالنصف   عمرو   فی یدہ ١٤٠

مبـ

ام ہند	ابن بکر	ابن خالد	اخت سعید	اخت رشید	عم صالح
١/٢	٥	٥	م	م	م
١٤	٣٥	٣٥			
	١٠٥	١٠٥			
	٣١٥	٣١٥			
	٣٤٦٥	٣٤٦٥			
	٨٣١٦٠	٨٣١٦٠			

مسـ ٣ تصحیحہ بینہما موافقۃ بالنصف   ہند   فی یدہا ٣٨

مبـ

بنت سعیدہ	بنت رشیدہ	ابن الابن بکر	ابن الابن خالد
١/٢	١/٢	١	١
٣٨	٣٨	١٩	١٩
١١٤		٥٧	٥٧
١٢٥٤		٦٢٧	٦٢٧
٣٠٠٩٦		١٥٠٤٨	١٥٠٤٨

مسـ ٣ بینہما مباینۃ   رشیدہ   فی یدہا ١٦٤

مبـ

ابن عاقل	بنت فاضلہ	اخت سعیدہ	ابن الاخ بکر	ابن الاخ خالد
٢	١	م	م	م
٣٢٨	١٦٤			
	١٨٠٤			
	٤٣٢٩٦			

مسـ ٢ مستقیم فلا حاجۃ الی الضرب   عاقل   فی یدہ ٣٢٨

مبـ

بنت معصومہ	اخت فاضلہ	خالہ سعیدہ
١	١	م
١٦٤	١٦٤	
	١٨٠٤	
	٤٣٢٩٦	

مسئلہ ۱۱ بینھما مباینة معصومہ فی یدہا ۱۶۴ فاضلہ

ابن عاصم	ابن قاسم	ابن خادم	ابن ہاشم	بنت کبریٰ	بنت صغریٰ	بنت زہرا	عمہ یعنی پھوپھی
۲	۲	۲	۲	۱	۱	۱	م
۳۲۸	۳۲۸	۳۲۸	۳۲۸	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴	
	۷۸۷۲	۷۸۷۲	۷۸۷۲	۳۹۳۶	۳۹۳۶	۳۹۳۶	

مسئلہ بینھما مداخلة والعدد مستقیم فلا یضرب عاصم فی ید ۳۲۸

زوجہ زاہدہ	ابن الابن افضل	بنت ابن الابن عابدہ	اخ قاسم	اخ خادم	اخ ہاشم	اخت کبریٰ	اخت صغریٰ	اخت زہرا
۱	۷	م	م	م	م	م	م	م
۴۱	۲۸۷							
۹۸۴								

مسئلہ ۱۴ بینھما مباینة افضل فی ید ۲۸۷ عابدہ

زوجہ فاطمہ	ام صالحہ	ابن اکمل	عم اب قاسم	عم اب خادم	عم اب ہاشم	عمہ اب کبریٰ	عمہ اب صغریٰ	عمہ اب زہرا	جدہ زاہدہ	بنت الاخ
۳	۴	۱۷	م	م	م	م	م	م	م	م
۸۶۱	۱۱۴۸	۴۸۷۹								

المبلغ ۴۵۶۱۹۲

الاحیاء

سعیدہ	بکر	خالد	صالح
۱۲۹۸۸۸	۹۸۲۰۸	۹۸۲۰۸	م
فاضلہ	قاسم	خادم	ہاشم
۸۶۵۹۲	۷۸۷۲	۷۸۷۲	۷۸۷۲
کبریٰ	صغریٰ	زہرا	زاہدہ
۳۹۳۶	۳۹۳۶	۳۹۳۶	۹۸۴
عابدہ	فاطمہ	صالحہ	اکمل
م	۸۶۱	۱۱۴۸	۴۸۷۹

اخرجہ حامل نعال ارباب الکمال محمد عبد الغفور بن القاضی المحتاج

محمد عبد الرزاق المتوطن بقصبۃ بلندہ ضلعۃ فتحفور المتصل بکانفور تلمیذ مولانا الواصل المتخلص بالنہال، حفظہ اللہ لم یزل ولایزال، عن الحزن والملال والوبال والنکال، والعلم الاتم عند رب العزۃ والجلال، وھو عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال

ان ھذا التقسیم صحیح قویم، والمقسم قرۃ عینی روح روحی فاضل محقق فہیم، نمقہ الفقیر الحقیر الشہیر بمحمد سکندر لقندھاری اصلا واللکنوی مولدًا والخالصپوری مسکنًا المتخلص بالواصل بن محمد عبد الرحیم، غفر لہما غفار کریم، واللہ علیم حکیم۔

لقد صح ما قسمہ عزیزی واملاہ، وھو العلامۃ الفہامۃ ذوا المجد والجاہ، زبرہ العبد المفتقر الی مولاہ، المشہور بعبید اللہ، جعل اللہ اخرتہ خیرا من اولاہ، خادم طلبۃ المدرسۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی البمبیٔ، عصم اللہ اھالیہا عن السیٔ والغی۔

ھذا التقسیم مستقیم، ومخرجہ عقیل فہیم، رقمہ الراجی عفو ربہ المجید، المعروف بعبد الحمید، وقاہ اللہ عن شرکل شیطان مرید، خطیب جامع البمبیٔ وخادم مستفتیہ، سلم اللہ من کان فیہ —

ھذا التقسیم حق مبین، والقاسم عالم متین، سطرہ الفقیر الکروی الحسامی المدعو بمحمد امین، غفر لہ رب العالمین۔

بعضی از تواریخ وفات مقبول بارگاہ خالق انام، مولانا مولوی سید محمد عبد السلام، مرشد جناب مصنف علام، رحمۃ اللہ علیہما الی یوم القیام

از فکر کامل مولانا واصل برکات اللہ علیہ فی العاجل والآجل +

عربی دخل الخلد ۱۲۹۹ھ ولہ غیر منقوط۔ ادرک اواہ + وصل مولاہ + ھکذا کلا ما ھو لا الہ الا اللہ + محمد رسول اللہ + ۱۲۹۹ھ ولہ منقوط زینت جنت ذین شد ۱۲۹۹

ولہ قطعہ عربیہ

اذا اشتاق شیخی لوصل الحبیب	ھنالک من اللہ جاء الطلب
لتاریخہ قال واصل لنا	لقد نال شیخی لقاء الاحب ۱۲۹۹

ولہ فی الفارسی

مرشدم عبد السلام از بہر حسن لم یزل	اولاً دل دادہ بود و آخرش جانباز شد
خامۂ واصل پئے تاریخ آن کامل نوشت	محرم راز احد حقا شہید ناز شد ۱۲۹۹

ولہ فی الاردو

ہو گیا باقی میں فانی شیخ جاسے غم نہیں	کیونکہ اہل اللہ کو حاصل بقا باللہ ہے +
تو فنا فی الشیخ ہو کر واصلا تاریخ لکھ	سچ ولی اللہ کا آخر فنا فی اللہ ہے + ۱۲۹۹ھ

از مصنف والا مقام دام بنیل المرام

فارسی غیر منقوط مودود دو دو در صدر محال ارم راسعود کرد ۱۲۹۹ھ ولہ منقوط

بیش نبین بجنت نشین ۱۲۹۹ھ

ولہ قطعہ عربیہ

حین راح الشیخ قد جاء الندا	ایھا الغلمان قوموا اکرموا
دفعۃ تاریخہ قال النہال	فی مآب الخلد راح الاکرم ۱۲۹۹

ولہ فی الفارسی

نقیبانِ جنت پئے مرشدم | بگفتند شاہا بیا مرحبا
نہالا چو شہ رفت رضوان بگفت | بہ بستان بیا وارثِ انبیا ۱۲۹۹

ایضاً

بالانشین بمسندِ جنت قدم نہاد | عالی مقام بود بعالی مقام رفت
سالِ وصالِ آن شہِ عرفان نہال گفت | عبد السلام بود بدار السلام رفت ۱۲۹۹

ولہ فی الاردو

دم نمار اشیخ نے قربان ہوا بہر خدا | کیوں نہو فرزند اسمٰعیل وہ ذبیحا ہے
رکھ قلم پرکار ڈیہہ سالِ شہادت لکھ نہال | یہ شہیدِ ناز ہمگام ذبیح اللہ ہے ۱۲۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ چکیدۂ کلک احسن زمن مولانا مولوی و منشی محمد حسن یکی از شاگردان مصنف رسالۂ آبحیات حفظہما اللہ عن الآفات

وہ کون قطرۂ یم ہے جو دائرۂ گرداب ثنای کبریا کا قطرہ آسا آشنا نہین + اور وہ کون نداوم ہے جو سطح بحر عمیق عرفان پر نعرۂ اے نداوم بلند کر کے عجز نما نہین + تسلسل سلسلۃ الما سلاسل الفت مزمّل مین مسلسل ہو کر زمان زمان جوش زن ہے + درود جام حباب دم محبت آل و اصحاب بھر کر کنارہ کش ساحل رنج و محن ہے + اما بعد ان ایام برکت التیام مین کہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری ہے جناب مولانا و مرشدنا و استاذنا مولوی رضی صوفی و حلیم شیخ محمد عبد الغفور صاحب متخلص بہ نہال رئیس قصبۂ بلندہ پرگنہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور ادام اللہ فیوضہ الی بقاء الدہور نے واسطے رفاہ خلق اللہ کے رسالۂ مسائل چاہ تالیف فرمایا اور اس فصل مین تو اور بھی بہت سے ارباب کمال نے للّٰہیت اور حسن نیت کو مد نظر رکھکر

کتب متواترہ اور رسائل متکاثرہ تصنیف فرمائے ہین اور یہ کون مسالہ ایسا ہی کہ جسکی تحریر
اور تنقیح مین محنت درکار ہو کہ اوس سے مصنفین سابقین رحمۃ اللہ علیہم یا مؤلف رسالہ ہذا
برکات اللہ علیہ کی مدح و ثنا مین مبالغہ کیا جاوے مگر چونکہ نظر اون سب کی نفع رسانی خلائق
خالق پر ہی لہذا ہمپر اداے تحفۂ شکر و ثنا اور اہداے ہدیۂ مدح و دعا واسطے اونکے واجب و
لازم ہی اور یہ رسالہ باوجودیکہ حاوی جزئیات اس فصل کا نہین ہی کیونکہ یہ تو ایک قطرہ ہی
اوس دریاے کثیر الامواج کا جو کہ حاشیۂ عربیۂ شرح وقایہ مین ہمارے الیاس سیرت خضر
صورت نے جاری فرمایا ہی لیکن از انجا کہ تیرنا اوس بحر زخار کا بوجہ کثرت تلاطم امواج
علوم معقولہ اور منقولہ کے اکثر برادران دینی کو قلت مہارت فن سباحت دریاے زبان عرب کے
سبب سے دشوار تھا لہذا اس قطرے کو کہ واسطے سیرابی تشنگان مسائل کثیر الوقوع
کے کافی بلکہ بنا بر شادابی کشت زار فروع نادر الوقوع کے بھی وافی ہی اوس الیاس
قیاس نے ایک جلسۂ خفیفہ مین دریاے مذکور سے باشارۂ خسرو طبع صفا پرور تیشۂ قلم
سے فرہاد آسا نہر کاٹکر چشمۂ شیرین روان کر دیا اور وہ آب حیات جو ظلمات لغات اور
استعارات مین متواری تھا ہر شہر و قریے مین بہا کر ظرف تمنا پیر و برنا کا بھر دیا اور
ہر چند کہ اس رسالے مین بوجہ اسکے کہ واسطے تفہیم عوام کے تصنیف ہوا ہی کسی قسم کی
عبارت آرائی کہ مخل مقصود ہو نہین کی گئی کہ اوس سے مرتبۂ علیا حضرت مصنف علم
فیضہم کا من حیث جامعیت جمیع علوم عقلیہ و نقلیہ عربیہ و فارسیہ کے ارباب لیاقت پر ظاہر اور
باہر ہو بلکہ بسا مقامات پر از انجا کہ بنا بر توضیح مطالب کے ہندی کی چندی کی گئی ہی
بہت سے قطرات کلمات ثقیلہ اور مطرات الفاظ کریہہ بمصداق کلموا الناس علی
قدر عقولہم کے اوس ابر کرم سحاب حکم سے بھی مترشح ہوئے ہین و با این ہمہ وہ لوگ

کہ نقادان سخن اور صرافان نقود علم و فن ہین اور اونکے سینہ پر صفا کے مقابلے مین آئینہ
مصفا حیران اور حریم دل فیض منزل کے گرد مہر درخشان علم طواف کنان ہے بمضمون
المرء یقیس علی نفسہ کے جہان کہین خار کو دیکھتے ہین گلزار سمجھتے ہین اور اگر اپنی نظر
(ہر انسان اپنے نفس پر قیاس کرتا ہے)
اکسیر اثر کو سنگ بیقدار پر ڈالتے ہین گوہر شاہوار تصور فرماتے ہین جیسا کہ کسی دانش کیش
نے کہا ہے ؎ دیدۂ انصاف چو بینا بود + در شمر دگر چہ کہ مینا بود + بمجرد ملاحظہ دو ہی
تین نقطے کے معلوم کر لین گے کہ زر تحقیق اس صرۂ رسالہ کا من حیث لفظ و مضمون
کے کس مرتبے کو کامل العیار ہے اور مالک اوسکا طلاقت عبارت اور تنقیح مسائل مین
نظیر مالک دینار ہے اور جو لوگ بوزنہ صفت انسان صورت بہائم سیرت ہین کہ اونکو
(ایک بزرگ کا نام ہے)
بسبب جہالت علوم ظاہرہ اور حرمان معارف باطنہ کے نہ تو بصارت ہے اور نہ بصیرت
(خصلت) (بینائی چشم) (بینائی دل)
اگر کوئی سحبان ثانی دوم سعد الدین تفتازانی مطول کو مختصر یا مختصر کو مطول کرے بمصداق
ع چہ داند بوزنہ لذات ادرک + یا بمصداق اس فقرۂ ہندیہ کے ۔ بھینس کے آگے
بین بجائین اور بھینس کھڑی پگرائے + اونکو یہ بھی تمیز نہوگا کہ یہ شخص ناظم ہے یا ناثر عالم ہے
یا شاعر اور اگر وہ صاحب با وجود اون کمالات جہالت اور سفاہت کے جو مذکور ہوئے
صفات ناانصافی اور بداندیشی اور رشک اور حسد سے بھی موصوف ہین پھر تو نور
علی نور کے مقام پر نار علی نار کہنا چاہیے بندر کیا بلکہ بندر کے بھی پدر ٹھہرے صدف
اور خذف اور گہر اور حجر کو یکسان جانکر پھینکدینگے صحیفۂ اطہر اور ورق شاستر کو برابر
پھاڑ ڈالینگے ۔ اللہ تعالے بے ہنری اور بے لیاقتی سے کہ موافق قول بزرگان
ع ہر آنکہ بے ہنر افتد نظر بعیب کند + کہ موجب عیب جوئی بندگان خدا ہے ہمکو دور
رکھو اور بداندیشی اور بدخواہی سے کہ مولانا سعدی کی دعا سے بد ؎ چشم بداندیش

کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + بد اندیش کی آنکھ کا نشانہ بنجانے کے واسطے
تیر ہدف ہو سکو مہجور رکھے۔ حق تو یہ ہو کہ نزدیک اہل انصاف کے یہ رسالہ مسائل چاہ
کا ہیکو ہر چاہ حجلہ سیاہ ہو اور چونکہ بلا افراط و تفریط بہ نسبت دوسرے رسائل مسائل چاہ
کے مقام توسط مین واقع ہو لہذا ہر شخص کو اوسکی چاہ ہو بمصداق دریا درون کشتی
کے یہ رسالہ ایک سفینہ ہو کہ مثل بحر رائق اور نہر فائق کے بہت سے دریا اوسمین سوجھین
ہین یا بمفحواے کشتی درون دریا کے ایک قلزم ہو کہ فلک فلک اوسمین روان اور سفاین
کتب متوافرہ بستہ رسن ہین کاغذ اسکا اگر بحر ابیض ہو تو مداد پر سواد اسکی بحر اسود سے کم
نہین بین السطور اسکا اگر بین الامواج ہو تو سطور اسکی مثل امواج کے پر خم نہین۔ ہر نقط
اسکا حباب وار ہوا سے معنی سے معمور + ہر جملہ اسکا صدف صفت گوہر تحقیق سے
گنجور + ہر حرف اسکا دائرہ حرف گیری سے برکنار + ہر نکتہ اسکا خط نکتہ چینی سے نکتہ وار
اس قطرۂ کم مقدار سے احوال اسکے ماخذ یعنی حاشیۂ عربیہ کا جو دریاے ناپید اکنار ہو
معلوم کرنا چاہیے اور اوس دریاے زخار سے مرتبہ اوسکے مصنف کا جو منبع الانہار اور مجمع
البحار ہو معلوم کرنا چاہیے۔ ماشاء اللہ چشم بد دور بمفحواے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَاءُ کے مصنف اسکا افضال ایزد متعال سے بحار بحر رائق اور معدن الحقائق
اور عالمگیری اور قاضیخان اور وقایہ اور ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور درایہ اور بنایہ
اور غایہ اور فتح القدیر اور ملتقی الابحر پر محیط ہو اور انہار نہر فائق اور مضمرات اور مفتاح
اور قدوری اور مجمع اور مختار اور درمختار اور رد المحتار اور منح الغفار اور طحطاوی
اور مبسوط پر بسیط ہو + سبحان اللہ کیسا مقبول پروردگار ہے کہ سحاب قلم سے بجاے
قطرات باران کے درر غرر افشان ہین جن سے تنویر ابصار صغار و کبار ہو ماشاء اللہ

کیا مشمول الرشاحت کردگار جس کے دہان معدن برہان سے جواہر آبدار ریزان
ہین جنسے عرائس معانی کا سنگار ہی اور تنہا کتب فقہ پر حاوی نہین ہی بلکہ مواہب رحمن سے
کنز دقائق منطق و معقول جامع رموز سر علم منقول ہی اگر تیغ یا بیدار مسائل فروع عمر
تو علوم اصول کا بھی وہ مصدر شیوع ہی مثل رسم اس زمانے کے کتب درسیہ پر اوسکو
اکتفا نہین بلند حوصلگی کی وجہ سے یک علمی کی طرف اوسکو اعتنا نہین ایسا نہین ہو کہ
فقہ پر فقط کرے اور حدیث کو زبان پر نہ لاوے یا حدیث کو ورد زبان کرے اور
فقہ نکات اوسکا قلب مین بجاوے یا فقہ کے متون اربعہ اور حدیث کی صحاح ستہ
سے نظر آگے نہ بڑھا کر احیاء العلوم اور عوارف کا عارف نہو یا علوم ممدوحہ کا حاوی
ہو کر صحبت شیخ کامل مکمل سے واقف نہو بان آن نجوم ہدایت و درایت متون کا تذکرہ
اوسکے سپارے دل مین درخشان اور شموس صحاح متواترہ اور لمعات مصابیح اوسکے مشکوۃ
سینے مین نور افشان ہین اوسکے دل فیض منزل پر اسرار بیضاوی اور معالم اور
مدارک اور تفسیر کبیر اور کشاف مکشوف - اور سینہ پر صفا اوسکا صفات اخلاق عین العلم
اور احیاء العلوم اور عوارف اور تعرف سے موصوف + دقائق الافق المبین میر محمد باقر
و شفاے ابن سینا اوسکے ایک اشارہ چشم سے محلول + اور حقائق فصوص اور
فتوحات ابن عربی اوسکی نظر کے روبرو آئینہ مصقول + دوسرے علوم کا مرتبہ
کمال کو ہونا صفات مذکورہ سے مفہوم ہی کیون نہو جناب مولانا و استاذنا مولوی
محمد سکندر علی خان صاحب متخلص بو اصل خالصپوری عم فیضہ اوسکا استاد
مخزن العلوم اور حضرت مولانا و مرشدنا مولوی سید محمد عبد السلام صاحب
ہسوی قدس سرہ اوسکا مرشد مخدوم ہی استاد کے مقابلے مین علمائے علوم ظاہر

غنچہ وابستہ دہن ہین اور مرشد کے مواہب جسے مین عرفا سے معارف باطنہ گل کے
مانند دریدہ و پیرہن ہین - اللہ کی عنایت ہی کہ ایسا استاد کامل صاحب تحقیق ملا
کہ اوس نے تمام علوم کو گھول کر پلا دیا - خدا کی مرحمت ہی کہ ایسا مرشد صاحبدل
حاصل ہوا کہ اوس نے سینے کو گنجینہ عرفان بنا دیا + غرض کہ مصنف اس رسالے
کا خدا کے فضل سے میدان فارسی کا فارس[1] اور بلدان عربی کا حارس + منطق اور معقول
مین معلم معلم فارابی + منثور اور منظوم مین ظہیر فاریابی + ہمہ دانی مین ہمراز فخر الدین
رازی + شیرین زبانی مین مقلد سعدی شیرازی + فصاحت اور بلاغت مین ہم زبان
سحبان + طلاقت اور متانت مین ترجمان حسان + وجاہت مین وہ عزیز یوسف
ثانی + لیاقت مین خاقان خاقانی ہی + اَللّٰھُمَّ اَدِمْ ظِلَالَہٗ عَلٰی رُؤُسِ
الطَّالِبِیْنَ قَائِمَۃً وَاَقِمْ فُیُوْضَہٗ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُسْتَرْشِدِیْنَ دَائِمَۃً فقط

ولہ قطعہ تاریخ تصنیف کتاب ہذا

شکر یزدان کا کہ ہر دریای رحمت سے ہی ہا
اندنون مین مجمع بحرین علم و عقل نے
کون مجمع یعنی منشی مولوی عبد الغفور
عالم ظاہر مین ہی وہ دریا صفت بحر اتم فہم
کاشف اسرار قرآن واقف ہر سر حدیث

مخرج آب زمین آرندہ باران ز آسمان
علم کا دریا کیا شرح و قافیہ سے روان
جسکا خامہ ابر نیسان و زبان ہی درفشان
ہر علوم معنوی مین بھی وہ بحر بیکران
قافیہ کا شارح ہی اور منطق کا ہی وہ نکتہ دان

[illegible] اے اللہ ہمیشہ رکھ سایہ اوسکا طالبون کے سر پر قائم - اور قائم رکھ فیض اوسکا رہنمائی چاہنے والون کے قلوب پر دائم - ۱۲ منشی محمد عبد الحمید بلند سوی -

[1] معرفت ۱۲ / مشہور ۱۲ / شہسوار ۱۲ / نگہبان ۱۲ / یعنی معلم ثانی ابو نصر فارابی ۱۲ / شاعر مشہور ۱۲ / شاعر عربی مداح آنحضرت ۱۲

اوسکی ہو تمثیل استقرا اور استقرا قیاس
خاتمِ علم تصوف کے لیئے ہو وہ فصوص
واہ کیا دریا کیا جاری فقیہ دہر نے
قلزمِ مواج ہو وہ صورت بحر عرب
شرع کا قلزم ہو ہان مخرج ہو غواص عقول
تھا مگر وہ چونکہ ازبس لجۂ بحر عمیق
خواہش اخوان موصوفین مستدعی ہوئی
یعنی فصل جاہ کو تا سے ہندی کیجیے
ظلمت دقت سے باہر لائے نور خضر نے
جب بہایہ فیضا و یکا سال احسن نے لکھا

منطقی سے پوچھلو تم جاکے یہ از بیان
فصِ عرفان کے لیے وہ خاتم اشرافیان
غرح مین شرح وقایہ کے پئے نفع جہان
ہی عبارات روان مین سر بسر تازی زبان
اوس سے صدہا بے بہا در ہا شایان شہان
تھے عقول بعض اخوان اسلیے امن گستان
کا مگر دریا سے جاری کیجیے چشمہ یہان
ہو روان بحر عرب سے چشمۂ ہندوستان
چشمۂ حیوان نہان تھا کر دیا سب پر عیان
دیکھیے بحر عرب سے ہند کا چشمہ روان

۹۶ یعنی حاشیہ عربیہ ۱۲ ھ یعنی یہ رسالہ ہندی زبان ۱۲

خاتمۃ الطبع

حمد خالق مخلوقات ، و نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات
کہ درین ایام فیوض و برکات نسخہ آب حیات بر طبق اشارت سراپا بشارت تلطف
نامی و رئیس گرامی برادر کلان مصنف فیض رسان جناب منشی محمد عبد السبحان

حفظہما اللہ الرحمٰن عن آفات الزمان و المکان لباس طبع در بر گرفت فقط

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ آب حیات از تصنیف جناب مولوی وحافظ شیخ عبد الکریم صاحب متخلص بہ ناصح الہ آبادی شاگرد جناب مصنف رسالۂ موصوفہ مدظلہما العالی

عبد رحمٰن خان شاکر مالک مطبع کہ وہ
جان و مال اپنا فدا کرتے ہین حق کی راہ مین
مصدر اسرار علم و مظہر انوار حلم
حضرت شاکر کو یارب اسقدر دے سیم و زر
صحت و توضیح و خوبی خاص ہے اونکے لیے
ورنہ ناواقف کو صحت اور غلط سب ایک ہے
یا الٰہی دوسرون کو بھی تو یہ توفیق دے
خوب چھاپی ہین کتابین خان والاشان نے
چھپ گیا جب یہ رسالہ علم دینی کا صحیح

ہین خدا کے دوست از بس متقی عالی صفات
ہین وہ بیشک خیر خواہ مومنین و مومنات
خلق اونکا مشک ہے اور بات ہے قند و نبات
چھاپتے ہین وہ کل کتب بہر رواج دینیات
صاحب تحقیق کو تحقیق ہے یہ میری بات
جیسے نابینا کو یکسان دن ہے اور تاریک رات
تا کتابین اونکی بھی صحت مین ہون مستحسنات
واسطے ترویج دین کے مغتنم ہے اونکی ذات
فکر کر تاریخ کی ناصح کہ ہو تیری نجات

قطعهٔ تاریخ طبع آب حیات از مترشحات خامهٔ علامهٔ جامع الکمالات مجمع الافاضات آبرو بخش گوهر سخندانی قلزم جواهر تازه معانی عالم نامی فاضل گرامی مولانا محمد عبدالعلی مدراسی مصحح مطبع نظامی

چه خوش چشمه سر بر زد از سنگ مطبع / کزو شد روان چشمهای افاضت
چه چشمه که نامند آب حیاتش / مصفا چو آئینهٔ با صد لطافت
چه آئینه صورت نمای معانی / چه معنی که دارد بیان از طهارت
مجلّی بتنقیح و تصحیح کامل / مجلّی با نوار حسن کتابت
نهان آب حیوان روان دریای / عیان موج معنی ز بحر عبارت
خطش بر خط نو خطان خط کشیده / که در حسن خط برده گوی ملاحت
ز هر لفظ و معنی او می تراود / متانت سلاست فصاحت بلاغت
بلی این همه مدح و وصف مصنف / کند بر کمال مصنف دلالت
نهالا که این آب و رنگ از نهال ست / کزو بار و بر شد نهال هدایت
نهال آنکه عبدالغفور ست نامش / که نامی از و گشته نخل فقاهت
بعین چشمه فیض از و یافت آبی / چو ماهی که از خور گرفت استنارت
زند جوش ها بحر مواج طبعش / ز تفسیر و فقه و حدیث و روایت
زهی حق نمائی که بس گمرهان را / برآورده از تیره چاه ضلالت
کسی کو بابطال حق سر برآرد / ز پا خود فتد در مغاک بطالت
چه گویم ز حق گوی او که الحق / دهد حرف تلخش مذاق حلاوت
قضایای مشکل که در وی نظر ست / کند سهل دریک نظر بالبداهت

خدادادش این وصفهای گرامی — شرافت نجابت ولایت کرامت

خشوع وخضوع وخلوص وتواضع — خوش اخلاقی وبذل وجود وسخاوت

تصوف تشرع تقدس تورع — دیانت امانت ریاضت عبادت

تفقه تبحر تفرس تدبر — سخن سنجی وحفظ وفهم ذکاوت

فقیرست در گنجِ اَلفَقرُ فَخرِی — ولیکن بود شاهِ گنجِ قناعت

ز فیضش بود عالمے فیضیابے — کسے کو کند زین کتاب استفاضت

جهان گوهرِ نفع گیرد ز بحرش — مگر منکران غرقِ آبِ خسارت

شود ناظرش سرخ رو چون گلِ تر — بود منکرش زرد رو از ندامت

الٰهی ازین چشمهٔ فیضِ جاری — کنی تر زبان خلق را تا قیامت

غرض چون شد این نسخهٔ پر فوائد — مکمل بتکمیلِ زیبا صناعت

فروغ این چنین سالِ طبعش رقم زد — که شد طبع آبِ حیات از افادت

ایضاً چکیدهٔ خامهٔ بندهٔ اثیم محمد عبد الحکیم کاتب این کتاب عفا عنه الوهاب

با آب و رنگِ طبع چه گل گرد این کتاب — گلدستهٔ که تازه شد از آبشارِ فیض

از فیض این بوقتِ کتابت چه گویمت — گوئی که بود خامه ام از شاخسارِ فیض

بودم بفکرِ سال که تاریخ او چکید — از کلکِ دُرفشانِ من ابرِ بهارِ فیض

وجه مهر و دستخط

برای سند این معنی که کتاب هذا المطبوع مطبع نظامی ست مهر و دستخط مهتمم برخاتمه ثبت گردید

محمد روشن خان حنفی

محمد عبد الرحمن بن حاجی

جدول تصحیح اغلاط آب حیات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۶	مہام	مہاھم
۳۴	۱۶	نجاست	کراہت
۴۱	حاشیہ	مانی	[illegible]
؍؍	۹	شنو	شوعہ
۵۳	۱۹ حاشیہ	نقسہ	نقطہ
۵۵	۱۵	وساحل	زساحل
۶۰	۱۰ حاشیہ	مدرس	قدس
۶۰	۲	آوآرہ	آوارہ
؍؍	۱۳	ہوتی	ہوئیں
۶۷	۱۲ حاشیہ	مربع	[illegible]
۷۱	۹	وقفت	[illegible]